شہرِ دل

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

نادیہ فاطمہ رضوی

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید

کانچ کو خالص ہیرا سمجھے' ساری بھول ہماری تھی
اک صحرا کو دریا سمجھے' ساری بھول ہماری تھی
کتنی خوش فہمی تھی ہم کو' ان کی نہ کو ہاں گردانا
وہ کیا بولے ہم کیا سمجھے' ساری بھول ہماری تھی

''مجھے زندگی کا کوئی رنگ وحسن' کوئی دلکشی ورعنائی متاثر نہیں کرسکتی' کوئی خوشبو ومہک اپنے طلسم میں جکڑ نہیں سکتی۔ کوئی خواب واحساس بے خود نہیں کرسکتا اور کوئی کیف وسرور مدہوش نہیں کرسکتا کیونکہ اس دنیا کی کوئی شے میرے لیے نئی اور اجنبی نہیں ہے۔''

وہ جو کوئی بھی تھا اپنی اس انوکھی گفتگو کی بناء پر شہزین کو اپنی طرف متوجہ کرگیا تھا۔

''اچھا...... اور عورت ذات کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟'' انتہائی دلکش اور شوخ نسوانی آواز جس میں ہنسی کا عنصر نمایاں تھا شہزین کی سماعت سے ٹکرائی تو اس نے پوری توجہ سے کان اس جانب لگا دیئے کہ موصوف اس بات کا کیا جواب دیتے ہیں۔ ابتدا میں مقابل نے اس سوال پر ہلکا سا قہقہہ لگایا پھر اپنے سابقہ انداز میں گویا ہوا۔

''میں نے آپ سے کہا نا کہ دنیا کی کوئی چیز میرے لیے نئی اور پرکشش نہیں اور عورت کا شمار بھی دنیا کی چیزوں میں شامل ہوتا ہے۔''

''اوہ ریئلی اس کا مطلب ہے کہ دنیا کی کوئی عورت آپ کو اٹریکٹ نہیں کرسکتی؟'' وہ نجانے کیا جاننا چاہ رہی تھی۔

''مس سونیا جمال! عورت کبھی میری کمزوری نہیں رہی اور نہ ہی مجھے اس مخلوق سے کوئی دلچسپی ہے۔'' مقابل کی اس بات پر شہزین کا بے اختیار دل چاہا کہ اس شخص کو دیکھے جس کے خیالات عام مردوں سے کس قدر مختلف ہیں۔

''تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو متاثر کرنا میرے لیے ناممکن ہے؟'' نسوانی آواز میں زعم اور جھلاہٹ تھی۔

''آپ کوشش کرکے دیکھ لیں۔'' مقابل بے پروا انداز میں بولا تو انتہائی حسین قہقہہ فضا میں بلند ہوا اور یہاں شہزین کا تجسس کے مارے برا حال ہوگیا وہ اپنی سیٹ سے اٹھی اور ابھی قدم بڑھانا ہی چاہتی تھی کہ اچانک ماریہ نمودار ہوگئی۔

''اُفوہ شہزین تم یہاں بیٹھی ہو میں پورا پول سائیڈ ڈھونڈ آئی ہوں۔'' شہر کے معروف ہوٹل کے پول سائیڈ پر اس وقت پارٹی پورے عروج پر تھی وہ اپنی ماموں زاد بہن ماریہ کے ہمراہ یہاں آئی تھی جو ایک مقامی میگزین میں کام کرتی تھی اور اپنے آفس کے کام سے وہ اس پارٹی میں آئی تھی مگر شہزین بھی اس کے ساتھ جانے کو مصر ہوگئی' یہاں آکر ماریہ تو اپنے کام میں مصروف ہوگئی جبکہ شہزین یہاں وہاں لوگوں کو دیکھ کر اور ماحول کی سجاوٹ سے لطف اندوز ہوتی رہی مگر تھوڑی دیر بعد ہی وہ اکتا گئی تھی اور نسبتاً تنہا گوشے میں جاکر بیٹھ گئی جب ہی ایک سائیڈ سے اسے باتوں کی آوازیں سنائی دیں اور جب اس نے گفتگو پر غور کیا تو بے ساختہ ان دو اجنبیوں کی باتیں وہ پورے دھیان کے ساتھ دلچسپی سے سننے گئی' وہ ان دونوں خاص طور پر اس مرد کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی کہ عین وقت پر ماریہ وارد ہوگئی۔

''ایک منٹ ٹھہرو ماریہ میں کچھ دیکھ کر آتی ہوں۔'' وہ جلدی سے بولی مگر ماریہ اس سے زیادہ تیزی سے بولتی اس کا ہاتھ تھام کر لے گئی۔

''امی کے دس فون آچکے ہیں' وہ بہت پریشان ہورہی ہیں اتنی رات جو ہوگئی ہے۔'' جبکہ شہزین ارے ارے کرتی رہ گئی مگر ماریہ نے اسے گاڑی میں دھکیل کر ہی سکون لیا۔

......☆☆☆......

وہ شاور لے کر نکلی تو شہزین کو کسی گہری سوچ میں مستغرق پایا۔ ''او اللہ کی بندی اب چھوڑ دو اس ان دیکھے شخص کے بارے میں سوچنا ورنہ تمہارے یہ کالے خوبصورت بال یقیناً سفید ہوجائیں گے۔''

''ماریہ قسم سے بہت بری ہو تم' کیا تھا جو میں ایک منٹ رک کر اس بندے کو دیکھ لیتی۔'' شہزین اپنے دھیان سے چونک کر تکیہ زور سے بستر پر پٹختے ہوئے بولی۔

''مجھے اگر معلوم ہوتا کہ تم اس شخص کو اس قدر ڈوب کر سوچو گی تو ضرور اس کا درشن کرنے دیتی' اتنا اگر ملک کے لیے سوچو تو یقیناً تم دوسرا پاکستان ضرور بنالو گی۔'' ماریہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھی تیزی سے اپنے گیلے بالوں پر کنگھا چلاتے ہوئے آئینے میں شہزین کے ابھرتے عکس کو دیکھ کر بولی۔

''ویسے ماریہ وہ تھا بہت منفرد بندہ۔'' شہزین نے ایک گہری سانس بھری۔

''تم اس سے کچھ زیادہ ہی متاثر نہیں ہوگئی؟'' ماریہ رخ شہزین کی جانب موڑتے ہوئے تادیبی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

''ماریہ بی بی وہ شخص میرے حواسوں پر اس لیے سوار ہے کہ تم نے مجھے اسے دیکھنے نہیں دیا۔'' شہزین چڑ کر بولی۔

''اچھا اب پلیز مٹی ڈالو اس شخص پر اور یہ بتاؤ پھپھو کا فون آیا تھا۔'' ماریہ نے سہولت سے استفسار کیا۔

''ہاں رات آیا تھا' اللہ کا شکر ہے کہ وہ وہاں خیریت سے ہیں۔''

''بس وہ خیریت وعافیت سے عمرے کی ادائیگی کرلیں۔''

''آمین۔'' ماریہ کی بات پر شہزین نے صدق دل سے کہا۔

......☆☆☆......

مشہور ومعروف بزنس ٹائیکون تیمور حیات کا انٹرویو لے کر وہ اس کے شاندار آفس سے باہر آئی تو ذہن عجیب سے بوجھل پن کا شکار تھا' انٹرویو کے دوران بہت سی جگہ پر اس نے ہمیا آنٹی کو کافی حیران کیا تھا' انوکھی سی شخصیت کا حامل تیمور حیات انتہائی ڈیشنگ...... ذہین...... حاضر جواب مگر عام انسان سے ہٹ کر سوچ رکھنے والا کافی منفرد شخص تھا' ماریہ کے ساتھ وہ کافی عزت اور احترام سے پیش آیا تھا مگر اس کے باوجود وہ اپنی گفتگو سے اسے بہت انوکھا اور عجیب سا لگا تھا۔ وہ آفس سے گھر آئی تو شہزین کو امی کے پاس بیٹھے پایا۔

''امی آپ ماریہ کی شادی کے بارے میں سوچیے اس سال یہ مجھ سے چوبیس سال کی ہوجائے گی۔'' شہزین اسے آتا دیکھ کر جان بوجھ کر زور سے بولی وہ جانتی تھی کہ ماریہ اس بات سے یکدم چڑ جائے گی اور ہوا بھی کچھ یہی۔

''غالباً تم بھی اس سال چوبیس برس کی ہونے والی ہو بلکہ چار مہینے تو مجھ سے بڑی ہو اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔'' ماریہ جلس کر بولی۔

''ارے میں تو کہہ کہہ کر تھک گئی ہوں مگر اس سر پھری کو کون سمجھائے بس اسے تو کام کرنے کا بھوت سوار ہے' یہ لڑکوں کی طرح ڈولا ڈولا پھرنا مجھے سخت ناپسند ہے۔ ارے عورت کی تخلیق کا مقصد ہی گھرداری ہے۔ اور ایک اچھی نسل پروان چڑھانا ہے تب ہی تو اللہ نے عورت کے قدموں تلے جنت رکھی ہے مگر یہ بات اس پڑھی لکھی کو سمجھ نہیں آتی۔'' سیب اور چھری پلیٹ پر پٹخ کر مامی انتہائی ناراضی سے بولیں تو ماریہ نے شہزین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ شہزین نے مامی کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

''رضیہ میرے لیے ایک کپ چائے تو بنادو۔'' ماریہ وہیں سے آواز لگا کر بولی۔

''میں بنادیتی ہوں چائے۔'' شہزین شرارت آمیز لہجے میں بولتی چیئر سے اٹھی۔

''کوئی ضرورت نہیں ہے میرے لیے چائے بنانے کی۔'' ماریہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولتی اپنے کمرے میں چلی آئی جبکہ شہزین مسکراتے ہوئے چائے بنانے کی غرض سے کچن میں آگئی۔

......☆☆☆......

موبائل آف کرکے اس نے بوجھل دل کے ساتھ اسے بستر پر دھرا تو لیپ ٹاپ پر کام کرتی ماریہ نے اسے اسکرین پر سے نظریں ہٹا کر بغور دیکھا وہ سمجھ گئی کہ حوریہ آپی نے یقیناً پھر کوئی ایسی بات کہہ دی ہے جس سے شہزین کے حساس دل کو ٹھیس پہنچی ہے۔

''تم حوریہ آپی کی باتوں کو اتنا سیریس کیوں لیتی ہو یار ان کا شروع سے ہی ایسا مزاج رہا ہے صرف اپنی ذات اپنے مفاد کے بارے میں سوچنا' دنیا میں ایسے لوگوں کی بھرمار ہے تم سوچ سوچ کر کیوں اپنا دل جلاتی ہو۔'' ماریہ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہہ کر بات اڑانی چاہی۔

''ماریہ حوریہ آپی میری سگی بہن ہیں' باقی سارے لوگوں کی مجھے پروا نہیں۔ مگر حوریہ آپی سے خون کا رشتہ ہے ان کی ایسی خود غرضی اور مفاد پرستی کی باتیں مجھے تکلیف دیتی ہیں۔'' شہزین

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

دکھی انداز میں بولی تو ماریہ لیپ ٹاپ بند کرکے ایک گہری سانس بھرتے ہوئے بستر پر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے پیار سے بولی۔

"تم ان کی باتیں کیوں دل سے لگا رہی ہو۔ دعا کرو کہ اللہ حوریہ آپی کو ہدایت دے اور وہ اپنے علاوہ کسی دوسرے کے بارے میں بھی خلوص سے سوچیں۔"

"اونہہ جب انسان خود جان بوجھ کر اللہ کی ہدایت سے دور جانا چاہے اس کے راستے سے بھٹکنا چاہے پھر......؟" وہ تلخی سے گویا ہوئی۔

"اُفوہ شہزین اب زیادہ قنوطی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو شاپنگ پر چلتے ہیں اس دن تمہیں شاپنگ پر نہ لے جانے پر تم نے کیسے مجھ سے بدلہ لیا تھا امی سے میری شادی کا تذکرہ کرکے۔" آخر میں ماریہ مصنوعی ناراضی سے بولی تو یکدم شہزین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"تو اور پھر میں کیا کرتی کتنا اچھا پروگرام بنایا تھا ہم نے کہ پہلے شاپنگ کریں گے پھر چاٹ اور گول گپے کھائیں گے گھر آکر ایک اچھی سی فلم دیکھیں گے مگر تم نے آفس جاکر سب پر پانی پھیر دیا۔"

"میں بھی کیا کرتی آفس سے ایمرجنسی کال آگئی تھی۔ وہ تیمور حیات کسی طور ہمارے ہاتھ نہیں آرہا تھا اچانک اس نے اپنے آفس انٹرویو کے لیے بلا لیا تو میں دوڑی دوڑی وہاں پہنچ گئی جانتی ہو وہ کسی بھی میگزین اور اخبار کو انٹرویو دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔" ماریہ اسے تفصیل بتاتے ہوئے بولی تو شہزین نے جلدی سے کہا۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو اور فوراً چلنے کی تیاری کرو ایسا نہ ہو کہ پھر تمہارے آفس سے کوئی ایمرجنسی کال آجائے۔"

"ہاں بھئی جلدی کرو۔" یہ کہہ کر ماریہ وارڈ روب کی جانب بڑھ گئی۔

شہر کے انتہائی پوش مال میں وہ ونڈو شاپنگ کے لیے لے آئی۔

"ہائے ماریہ کتنا خوبصورت شاپنگ مال ہے بالکل دبئی کی طرح۔" شہزین مال پر چہار سو نگاہیں ڈال کر اشتیاق آمیز لہجے میں بولی تو ماریہ نے زور سے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی جس پر اس کے منہ سے بے ساختہ سسکی نکل گئی۔

"یہ پینڈوؤں والی حرکتیں بند کرو کسی دیہاتن کی طرح کیا تم منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑ کر خوش ہو رہی ہو ذرا ڈیسنٹ بنو بھی۔" اطراف میں لوگوں کی موجودگی کے خیال سے ماریہ شہزین کے کان میں گھس کر دانت پیس کر بولی تو شہزین خود کو جلدی سے کمپوز کرنے لگی۔ مال میں گھومتے گھومتے شہزین ایک فلاور شاپ میں داخل ہوگئی۔ پھولوں کی دلفریب خوشبو سے پوری دکان مہک رہی تھی۔ شہزین نے بڑے اشتیاق سے گلدستے پر لگے پرائز ٹیگ کو دیکھا تو اگلے ہی لمحے اسے زور کا چکر آگیا۔

"اُف اتنا مہنگا بوکے۔" وہ بے اختیار قدرے اونچی آواز میں بول گئی جس پر کاؤنٹر پر کھڑے ایک شخص نے رخ موڑ کر اسے دیکھا جبکہ اس کے برابر میں ماریہ کھڑی کان میں گھسی یقیناً اسے سخت سست سنا رہی تھی۔ اور وہ لڑکی برے برے منہ بنانے لگی تھی۔

"کیا یہ پھول سونے چاندی کے ہیں جو اس قدر قیمتی ہیں۔" اب کی بار لڑکی کی آواز ہلکی تھی مگر تیمور حیات کی حساس سماعت میں بخوبی پہنچ چکی تھی وہ سر جھٹک کر پے منٹ کرنے لگا پھر بوکے اٹھا کر جونہی جانے کے لیے پلٹا یکدم ماریہ کی نظر اس پر پڑی وہ بے ساختہ اسے مخاطب کر بیٹھی۔

"السلام علیکم سر! آپ خیریت سے ہیں۔"

"یس آئی ایم فائن۔" مجبوراً تیمور حیات کو جواب دینا پڑا جبکہ شہزین بھی پوری طرح تیمور حیات کی جانب متوجہ ہو چکی تھی اس پل ماریہ کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ تیمور سے کیا بات کرے تو شہزین کا اس سے تعارف کروا بیٹھی جو شاید اس کی زندگی کی سب سے بڑی حماقت تھی۔

"سر یہ میری کزن شہزین احمد ہیں اور شہزین یہ بزنس ٹائیکون تیمور حیات ہیں۔"

"اوہ تو یہ ہیں وہ جن کا انٹرویو لینے تم بھاگی بھاگی گئی تھیں میں تو سمجھی تھی کہ تیمور حیات کافی بوڑھے سے ہوں گے کیونکہ بزنس ٹائیکون تو زیادہ تر اودر ایج......" ماریہ نے زور سے اس کا ہاتھ دبا کر اسے خاموش کروایا تھا۔

"سر اسی ویک میں آپ کا انٹرویو پبلش ہوجائے گا۔" ماریہ خوشگواری سے بولی۔

"اوکے ناؤ ایکسکیوز می مجھے ذرا جلدی ہے۔" بلیک ڈریس پینٹ پر گرے کلر کی شرٹ پر بلیک ہی واسکٹ پہنے آنکھوں میں فرم لیس آئی گلاس لگائے وہ انتہائی ڈیسنٹ لگ رہا تھا

تیمور حیات کا یہ جملہ سن کر اچانک شہزین کے ذہن میں جھماکا ہوا یہ آواز یہ لہجہ اس نے کہیں سنا تھا۔

"سر لگتا ہے آپ کو گلاب بہت پسند ہیں؟" شہزین محض اس کی ایک بار پھر آواز سننے کی خاطر استفسار کر بیٹھی جس کے جواب پر تیمور حیات کے خوب صورت چہرے پر ناگواری کے رنگ تیزی سے بکھرتے چلے گئے۔

"میں اجنبیوں کو اتنا پرسنل ہونے کی اجازت بالکل نہیں دیتا۔" وہ انتہائی رکھائی سے بولا جبکہ شہزین اپنی جگہ اسپرنگ کی مانند اچھلی شک وشبہ کی اب کوئی گنجائش نہیں رہی تھی وہ آواز اور لہجہ اچھی طرح سے پہچان گئی تھی۔

"ماریہ یہ...... یہ وہی موصوف ہیں جو اس رات پارٹی میں...... آہ......" انتہائی جوش وجذبات میں شہزین ماریہ کو بتانے لگی مگر اگلے ہی لمحے ماریہ نے اپنے ناخن اس کے بازو میں پوری طرح گاڑھ دیے تھے۔

"ایم سوری سر ہم نے آپ کا وقت لیا۔" ماریہ خوش اخلاقی سے بولی تو تیمور حیات شہزین پر ایک نگاہ غلط ڈالتا ان کے پہلو سے بنا کوئی جواب دیے نکلتا چلا گیا جبکہ اس کے جانے کے بعد ماریہ نے حقیقی معنوں میں اپنا سر پیٹ ڈالا اور شہزین کو دکان سے باہر لاکر اس پر برس پڑی۔

"کہیں سے بھی نہیں لگتا کہ تم کامرس گریجویٹ ہو اس وقت تم نے تیمور حیات کے سامنے جو حرکتیں کی ہیں وہ ہماری ملازمہ رضیہ کی بیٹی بھی نہیں کرتی۔"

"ماریہ یہ شخص وہی تھا جو اس رات پارٹی میں ایک لڑکی سے کہہ رہا تھا کہ دنیا کی کوئی شے مجھے متاثر نہیں کرتی عورت ذات سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔" شہزین ماریہ کی لن ترانیوں کو نظر انداز کرکے بڑی خوشی سے بولی اس شخص کو دیکھنے کی اسے بڑی آرزو تھی جو اسے کبھی پوری ہوتی نظر نہیں آرہی تھی مگر آج اچانک جب وہ شخص اس کے سامنے آیا تو وہ بے پناہ ایکسائیٹڈ ہوگئی۔

"تمہارا کچھ نہیں ہوسکتا شہزین بی بی...... یہ میری زندگی کی سب سے بڑی بھول تھی جو میں تمہیں یہاں لے آئی۔" ماریہ تاسف سے بولی۔

"افسوس بعد میں کرلینا اب چلیں یہاں سے۔" شہزین بڑی خوشگواری سے بولی ماریہ کی باتوں کا اس پر مطلق اثر نہیں ہوا تھا ماریہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"ہاں چلو!" شہزین کو اس پل زور کی ہنسی آئی مگر فی الفور دبا گئی ورنہ ماریہ اشتعال میں آکر اس کا گلا ہی دبا ڈالتی۔

☆☆☆

ماریہ کو آج کچھ لوگ دیکھنے آرہے تھے اور وہ صبح سے ہی منہ پھلائے پھر رہی تھی۔ امی نے آج زبردستی اس کے آفس کی بھی چھٹی کرادی تھی۔ ماریہ پر فی الحال اپنا کیریئر بنانے کا بھوت سوار تھا وہ شادی کے جھنجٹ میں نہیں پڑنا چاہتی تھی جبکہ امی چاہتی تھیں کہ وہ جلد از جلد بیٹی کے فرض سے سبکدوش ہوجائیں ان کے دو ہی بچے تھے بیٹا ابراہیم جو کینیڈا میں اپنی بیوی کے ساتھ سیٹل تھا اور بیٹی ماریہ جس نے حال ہی میں جرنلزم کی ڈگری حاصل کرکے ایک میگزین جوائن کرلیا تھا۔ ابراہیم کی بیوی اس کی خالہ زاد تھی اور ایک اچھی شریک سفر ثابت ہوئی تھی۔ امی اپنے بیٹے کی ازدواجی زندگی سے بہت مطمئن تھیں وہ چاہتی تھیں کہ ماریہ کو بھی کوئی قدردان مل جائے تاکہ وہ سکون سے باقی ماندہ زندگی اللہ اللہ کرسکیں۔

"ایسا کرو شہزین میری جگہ تم ان لوگوں کے سامنے چلی جاؤ اب اتنی بری بھی نہیں ہو یقیناً وہ تمہیں پسند کرلیں گے ویسے بھی تم کو تو بچپن سے ہی دلہن بننے کا شوق ہے۔" میگزین میں مگن ہاتھ میں سیب لیے جو کچھ توقف کے بعد وہ دانتوں سے کتر رہی تھی ماریہ کی بات پر سر اٹھا کر بولی۔

"تیمور حیات کو دیکھ کر فی الحال میں نے دلہن بننے کا پروگرام ملتوی کردیا ہے۔" وہ تقریباً پانچویں مرتبہ تیمور حیات کے انٹرویو کو پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ پڑھ رہی تھی جو کل ماریہ نے اسے لاکر دیا تھا۔

"اونہہ بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں ارے یہ تو حسین سے حسین تر لڑکی کو گھاس نہیں ڈالتا تم کس کھیت کی مولی ہو بی بی۔" ماریہ دونوں ہاتھ اپنی کمر کے خم پر جما کر بولی تو شہزین منہ کھول کر زور سے ہنسنے لگی۔

"جیلس ہو رہی ہو مجھ سے۔" شہزین اسے سلگانے کی غرض سے بولی۔

"آہا...... موصوفہ تو ایسے اترا رہی ہیں جیسے تیمور حیات ان کی جھولی میں آن گرے ہوں۔" وہ تپ کر بولی۔

"ہائے ماریہ یہ تیمور حیات دنیا میں واحد ہی ہے اس جیسا دوسرا نہیں ہوسکتا۔" وہ اس کی تصویر دیکھ کر بولی۔

"شہزین خدا کے واسطے یہ تیمور نامہ بند کرو اور مجھے بتاؤ کہ

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس سچویشن کو میں کس طرح ہینڈل کروں۔" ماریہ اس کے ہاتھ سے میگزین چھین کر انتہائی جھنجلا کر بولی تو شہزین سوچ میں پڑ گئی پھر بڑے جوش سے اچھل کر چٹکی بجا کر بولی۔

"ایسا کرو تم اپنی ایک آئی برو اڑا دو یقیناً مامی تمہیں ایسی حالت میں لڑکے والوں کے سامنے نہیں بھیجیں گی۔"

"شہزین میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی اگر ایسے مشورے تم نے میرے سامنے بیان کیے۔" ماریہ تلملا کر بولی پھر دونوں کی متفقہ رائے سے یہ طے پایا کہ مامی کو یہ بتایا جائے کہ ماریہ کا پیر جلدی میں چلتے ہوئے مڑ گیا ہے لہٰذا اب موچ آ گئی ہے شہزین نے اس کے پیر پر پٹی بھی باندھ دی تھی مامی نے جب ماریہ کو لنگڑا کر چلتے دیکھا تو بادل نخواستہ کوئی بہانہ کر کے انہیں فی الحال آنے سے منع کر دیا اور ماریہ نے سکون کا سانس لیا۔

......☆☆☆......

وہ کسی فائل کو چیک کر رہا تھا جب اس کی پرسنل سیکریٹری نے عاصم کمال کی آمد کا بتایا' اس کی پرمیشن دینے پر عاصم کمال اس وقت تیمور حیات کے مقابل بیٹھا ہوا تھا۔

"مسٹر عاصم کمال مارکیٹ میں جس طرح آپ کی کمپنی کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں وہ کافی مایوس کن ہیں' ہماری کمپنی سوچ رہی ہے کہ ہم اپنے شیئرز آپ کی کمپنی سے نکال لیں اور کہیں اور انویسٹ کر دیں۔" تیمور حیات انتہائی پروفیشنل انداز میں بولا تو کمرا یخ ٹھنڈا ہونے کے باوجود عاصم کمال کے ماتھے پر پسینہ آ گیا' جسے اس نے بڑی بے دردی سے رومال سے صاف کیا۔

"آئی ریکویسٹ مسٹر تیمور ایسا پلیز مت کیجیے گا' ورنہ میں تو سڑک پر آ جاؤں گا اور ویسے بھی میں نے کافی مال Credit پر اٹھایا ہوا ہے۔" عاصم کمال لجاجت آمیز لہجے میں گھگیا کر بولا تو تیمور حیات نے اپنا قیمتی پین فائل پر رکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنساتے ہوئے بولا۔

"لک مسٹر عاصم کمال میں آپ کی خاطر اپنا نقصان تو نہیں کروں گا تاہم بھی یہاں بزنس کرنے بیٹھے ہیں۔"

"اچھا آپ پلیز مجھے کچھ دنوں کی مہلت دیجیے مگر اس وقت اپنے شیئرز ہماری کمپنی سے مت نکالیے۔" وہ منت آمیز لہجے میں بولا تو کچھ سوچ کر تیمور حیات گویا ہوا۔

"او کے مسٹر عاصم آپ کا ہمارا ساتھ بہت پرانا ہے' اسی بنا پر میں آپ کو مہلت دیتا ہوں۔" یہ سن کر عاصم کمال کا چہرہ کھل اٹھا۔

"تھینکس آلاٹ مسٹر تیمور حیات آپ کا بہت بہت شکریہ۔" یہ کہہ کر عاصم کمال اس سے مصافحہ کر کے چلا گیا جبکہ تیمور حیات ایک بار پھر فائل پر جھک گیا۔

......☆☆☆......

شہزین امی کے گلے لگ کر زار و قطار رو رہی تھی جو عمرے کی سعادت حاصل کر کے آج ہی یہاں پہنچی تھیں۔

"بس بھی کرو ملکہ جذبات تم تو ایسے بھوں بھوں کر کے رو رہی ہو جیسے ہم نے یہاں تم پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑ رکھے تھے۔" ماریہ شہزین کو پھپو سے الگ کرتے ہوئے شوخی سے بولی تو پھپو مسکرانے لگیں' پھر اچانک کچھ یاد آیا تو شہزین سے استفسار کیا۔

"تم نے ہمارے آنے کا حوریہ کو بتا دیا تھا۔"

"میں نے انہیں فون کیا تھا مگر انہوں نے ریسیو نہیں کیا پھر میں نے میسج کر دیا تھا۔" شہزین آہستگی سے بولی اس پورے ماہ میں حوریہ نے شہزین کو ایک بار بھی فون نہیں کیا تھا شہزین کے والدین جب عمرہ کرنے جا رہے تھے تو اسے ماریہ کے گھر چھوڑ گئے تھے جو اس کے ماموں کی بیٹی تھی اور بہترین سہیلی بھی شہزین کی صرف ایک بڑی بہن حوریہ تھی انتہائی خوبصورت اور دلکش سراپا کی مالک مگر شہزین سے یکسر مختلف۔ شہزین بھی بہت پرکشش اور پیاری تھی لیکن ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ اس کا باطن بھی بہت شفاف و اجلا تھا جبکہ حوریہ ہمیشہ سے ہی حاسد طبیعت اور تنگ ذہنیت کی مالک تھی' اس کے خواب اپنی حیثیت سے کہیں اونچے تھے اور شکر خورے کو شکر مل بھی گئی تھی اپنے حسن اور طرح دار ہونے کی بدولت اسے ایک امیر شوہر مل گیا تھا دونوں ہی میاں بیوی اسٹیٹس کونشس ہونے کے ساتھ ساتھ دولت کے پجاری بھی تھے یہی وجہ تھی کہ حوریہ اپنے میکے والوں کو بھی منہ نہیں لگاتی تھی' یہاں تک کہ اپنی سگی چھوٹی بہن شہزین سے بھی اسے کوئی انسیت اور بہنوں والا لگاؤ نہیں تھا۔ وہ اپنی ہائی اسٹینڈرڈ لائف میں انتہائی مگن اور مصروف تھی۔ شہزین نے ایک بار جب فون کیا تھا تو اس وقت بھی اس نے انتہائی عجلت والے قدرے بے زاری سے بات کی تھی پھر شہزین کی دوبارہ فون کرنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔

"چلو کوئی بات نہیں جب اسے فرصت ملے گی تو آ کر مل لے گی۔" بابا سہولت سے بولے تو امی خاموش ہو گئیں۔

"اچھا بھئی آپ لوگ فوراً ڈائننگ ٹیبل پر چلیے مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے۔" فضا میں یکدم چھائے بوجھل پن کو دور کرنے کی غرض سے ماریہ جلدی سے بولی تو سب ڈائننگ ہال کی جانب چل دیے۔

......☆☆☆......

عاصم کمال اور ان کی وائف تیمور حیات کے آگے بچھے چلے جا رہے تھے۔ جنہوں نے آج اسے بے حد اصرار کر کے ڈنر پر بلایا تھا۔

"پلیز مسز عاصم آپ اتنا تردد نہ کریں میں ڈنر اتنا ہیوی نہیں کرتا۔" مسز عاصم کو اپنی جانب ڈش بڑھاتے دیکھ کر وہ سنجیدگی سے انہیں ٹوک گیا۔

"تیمور صاحب ہمیں بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آپ ہمارے گھر ڈنر پر تشریف لائے' حالانکہ آپ کا شیڈول بہت ٹف ہوتا ہے۔" ڈیپ ریڈ کلر کے ٹاپ پر اسکن ٹائٹ بلیک جینز میں چہرے پر سوفٹ سا میک اپ کیے مسز عاصم بلا کی حسین لگ رہی تھیں۔ تیمور حیات نے ایک نگاہ اس کی جانب دیکھا پھر ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کرنے لگا گویا یہ اس بات کا اعلان تھا کہ وہ کھانا کھا چکا ہے۔ کھانے سے فارغ ہو کر عاصم کمال تیمور حیات کو ڈرائنگ روم میں لے آیا تھا۔

"مسٹر عاصم! میرا وقت بہت قیمتی ہے' اب وہ بات کر لی جائے جس کی وجہ سے آپ نے مجھے انوائیٹ کیا تھا۔" تیمور حیات کی صاف گوئی پر دونوں میاں بیوی اپنی جگہ خفیف سے ہو گئے۔ پھر عاصم کمال گلا کھنکھار کر بولنا شروع ہوا۔

"دراصل تیمور صاحب آپ کے شیئرز ہماری کمپنی کے لیے بے حد قیمتی ہیں اگر آپ نے وہ نکال لیے تو ہم کہیں کے نہیں رہیں گے اس صورت میں ہم آپ کو شیئرز کے بدلے ہر طرح کی قیمت دینے کو تیار ہیں۔"

"میں سمجھا نہیں مسٹر عاصم! آپ مجھے کس قسم کی قیمت دینا چاہتے ہیں۔" وہ سہولت سے گویا ہوا۔

"تیمور صاحب میری ایک چھوٹی بہن ہے خوبصورت اور پرکشش اگر آپ اس سے شادی کر لیں تو......" اتنا کہہ کر مسز عاصم قصداً جملہ ادھورا چھوڑ گئیں تو تیمور حیات سیدھا بیٹھتے ہوئے طنزاً بولا۔

"آپ تو مجھے اپنی بہن کا رشتہ ایسے دے رہی ہیں جیسے میں کوئی سڑک چھاپ لڑکا ہوں' اور آپ کی بہن کے عشق میں دیوانہ ہوا جا رہا ہوں۔"

"نو مسٹر تیمور آپ بالکل غلط سمجھ رہے ہیں۔" مسز عاصم جلدی سے بولیں۔

"دیکھیے مسز عاصم! مجھے آپ کی بہن میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور پھر کسی ایک چیز پر اکتفا کرنا میری فطرت میں نہیں ہے' بہت جلد میرا دل بھر جاتا ہے اور اپنی لائف میں شادی کی پلاننگ میں نے دور دور تک نہیں کی۔" وہ انتہائی رکھائی سے گویا ہوا۔

"میں آپ کی نیچر سے واقف ہوں مسٹر تیمور...... مگر ایک بار آپ میری سسٹر ان لاء کو دیکھ تو لیں...... اور اگر آپ چاہیں تو یہ شادی خفیہ طریقے سے بھی ہو سکتی ہے۔ میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ دنیا والوں کو اس شادی کی کانوں کان خبر نہیں ہوگی۔" آخر میں عاصم کمال انتہائی پراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے بولا تو جواباً تیمور حیات نے اسے کافی گہری نگاہوں سے دیکھا' وہ اس کی بات کو بخوبی سمجھ گیا تھا۔

"میرے گھر والوں کو اس خفیہ شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا...... آپ پلیز ایک بار یہ تصویر دیکھ لیجیے۔" مسز عاصم بولتی ہوئی انتہائی سرعت سے صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آئیں اور اپنا آئی فون تیمور حیات کو تھما دیا۔ اس نے نا چاہتے ہوئے بھی فون ہاتھ میں لے کر تصویر پر نگاہ ڈالی تو چونک گیا۔

"ہوں تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس لڑکی سے خفیہ شادی کر کے اپنے شیئرز آپ کی کمپنی سے نہ نکالوں' بلکہ ان سے دست بردار بھی ہو جاؤں۔" تیمور حیات موبائل سینٹر ٹیبل پر دھرتے ہوئے ایک ہنکارہ بھر کر بولا' دونوں میاں بیوی اس کی ذہانت پر عش عش کر اٹھے۔

"اس کے علاوہ اور کیا چاہتے ہیں آپ؟" وہ جیب سے امپورٹڈ سگار کا ڈبہ نکال کر ایک سگار اس میں سے نکال کر لائٹر سے جلاتے ہوئے بولا۔

"زیادہ نہیں مسٹر تیمور...... اگر آپ کی اسلام آباد والی برانچ کے پچاس فیصد شیئرز بھی میری کمپنی کے نام ہو جائیں تو......" عاصم کمال انتہائی لالچ بھرے لہجے میں بولا مگر اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی تیمور حیات "اوکے ڈن" کہہ کر اٹھ گیا۔ جبکہ دونوں میاں بیوی بے تحاشا خوش ہو گئے۔

......☆☆☆......

حوریہ آج صبح سے ہی گھر آئی ہوئی تھی اور تو اور شہزین سے

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

بھی بہت اپنائیت سے ملی تھی' امی بابا بھی حوریہ کو دیکھ کر بہت خوش ہورہے تھے۔ شہزین کچن میں حوریہ کی پسند کی ڈشز تیار کررہی تھی جب ہی خوشبوئیں بکھیرتی حوریہ وہاں چلی آئی۔

"ارے حوریہ آپی آپ یہاں اتنی گرمی میں کیوں آگئیں وہیں کمرے میں بیٹھیے نا۔" شہزین اسے دیکھ کر خلوص سے بولی۔

"تم سے باتیں کرنے کا دل چاہ رہا تھا تو میں یہاں چلی آئی۔" وہ وہیں کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ پھر گویا ہوئی۔

"شہزین تم فیشل نہیں لیتیں اور دیکھو تمہارے بال بھی کتنے بے جان ہو رہے ہیں' آنچل ٹریٹ منٹ کیوں نہیں کرواتیں۔"

"آپی مجھے ان چیزوں کا بالکل شوق نہیں ہے اور نہ کبھی ضرورت محسوس ہوئی۔" چولھے کی آنچ سے اس کا دہکتا سرخ چہرہ بلاشبہ ان لوازمات کا محتاج نہیں تھا۔ قدرتی طور پر ہی اس کی اسکن بے حد شفاف تھی۔

"تم تو پاگل ہو' ارے تمہاری عمر کی لڑکیوں کو تو خود کو سنوارنے کا کریز ہوتا ہے' تم میرے ساتھ چلنا میں اپنی بیوٹیشن سے تمہاری گرومنگ کروادوں گی۔" حوریہ بے پروا انداز میں بولتی اپنی انگلی میں پڑی ڈائمنڈ رنگ سے کھیلتی رہی۔ شہزین کا دل چاہا کہ حوریہ کو منع کردے مگر پھر یہ سوچ کر خاموش رہی کہ اتنے دنوں کے بعد تو آپی یہاں آئی ہیں کہیں ناراض نہ ہوجائیں پھر وہ جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی تاکہ حوریہ کو یہاں سے اٹھا کر کمرے میں لے جائے جو اس سے باتیں کرنے کی غرض سے یہاں آگئی تھی۔

حوریہ بصد اصرار اسے کچھ دن کے لیے اپنے گھر لے آئی اور یہ بات شہزین کے لیے کافی حیران کن تھی۔ شادی کے بعد حوریہ کے اندر واضح تبدیلی آئی تھی خود پسندی اور خود غرضی تو وہ شروع سے تھی مگر امیر گھرانے میں شادی کے بعد اس کی گردن تکبر اور تفاخر سے کافی اکڑ گئی تھی۔ شادی کے چھ سال بعد یہ پہلا موقع تھا جب وہ اپنی چھوٹی بہن کو اپنے گھر لائی تھی۔ ڈنر پر عاصم بھی شہزین سے انتہائی پرتپاک انداز میں ملے تھے۔ اور یہ بات شہزین کے لیے حیرت کی تھی ورنہ وہ تو سلام کا جواب بھی محض سر ہلا کر دیا کرتے تھے اور اکثر اوقات اس کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ حوریہ کا گھر انتہائی شاندار تھا' ساس سسر تو حیات تھے نہیں باقی اور بہن بھائی الگ الگ ٹھکانوں میں رہتے تھے۔ اگلے دن حوریہ اسے اپنی بیوٹیشن کے پاس لے آئی اور شہزین لحاظ و مروت میں اس کی ہر بات مانتی گئی واپسی پر شہزین کے نہ نہ کرنے کے باوجود اس نے بے حد خوبصورت اور قیمتی ڈریس اسے دلوایا اور سختی سے تاکید کی کل شام ہونے والی پارٹی میں لازماً یہ ڈریس پہننا ہے۔ شہزین تو جیسے بے بس سی ہوگئی اور جب پارٹی کا وقت آن پہنچا تو حوریہ نے خود اپنے ہاتھوں سے اسے نک سک سے تیار کیا۔ ڈارک ریڈ کلر کی لونگ شرٹ میں بلیک چوڑی دار پاجامے کے ساتھ ریڈ اور بلیک کنٹراسٹ کے بڑے سے دوپٹے جس میں ریڈ موتیوں کا انتہائی نفیس سا کام کیا گیا تھا اسی طرح قمیص بھی موتیوں سے مزین تھی۔ حوریہ نے بلیک اسٹون کا نازک سا سیٹ اسے پہنایا تو شہزین خود کو آئینے میں دیکھ کر حیران رہ گئی خوبصورت میک اپ اور بالوں کے دلکش ہیئر اسٹائل کے ساتھ ان تمام لوازمات میں وہ آسمان کی کوئی حور لگ رہی تھی۔

"حوریہ آپی میری تیاری تو بہت اوور لگ رہی ہے ایسا لگ رہا ہے کہ میں اس پارٹی کی مہمان خصوصی ہوں۔" شہزین اپنی تیاری پر تنقیدی نگاہ ڈال کر کافی نروس ہوکر بولی۔

"ارے میری جان تم تو ہو ہی آج کی محفل کی چیف گیسٹ۔" حوریہ بڑے پیار سے اس کا گال کھینچتے ہوئے بولی۔

"مگر یہ پارٹی عاصم بھائی کے بزنس کے حوالے سے ہے اور میں وہاں اتنی بن سنور کر جارہی ہوں۔" شہزین اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے الجھ کر بولی۔

"اچھا اب زیادہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے' تم لان میں جاؤ میں ذرا انتظامات دیکھ کر آتی ہوں۔" حوریہ حکمیہ انداز میں کہہ کر کمرے سے نکل گئی تو ناچار شہزین نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھادیے۔

یہ پارٹی لگ بھگ بالکل اسی طرح کی تھی جس پارٹی میں وہ ماریہ کے ساتھ گئی تھی۔ حوریہ کی بے باک ڈریسنگ دیکھ کر شہزین کو خاصا دکھ ہوا' اپر کلاس کے تمام اطوار اس نے بڑی خوبی سے اپنا لیے تھے' مختلف مہمانوں کو اٹینڈ کرتی نقرئی قہقہے لگاتی حوریہ شادی سے پہلے والی حوریہ سے یکسر مختلف تھی۔ اچانک فضا میں شور سا اٹھا تھا جیسے کسی خاص الخاص مہمان کی آمد ہوئی تھی۔

"یہ تو بہت اچھا ہوجائے گا کہ آج تیمور حیات سے ملاقات ہوجائے گی۔" ایک انتہائی فیشن ایبل خاتون اپنے ہمراہ کسی بہت ... قریب سے گزر رہی تو یہ

سن کر شہزین اپنی جگہ سے دو فٹ اچھل ہی پڑی۔

"یہ...... نہیں وہ والا تیمور حیات تو نہیں جس کا انٹرویو ماریہ نے لیا تھا۔" شہزین سرگوشی میں خود سے سوال کرتے ہوئے بولی پھر معاً سر اٹھایا تو عین آنکھوں کی سامنے وہ اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ براجمان تھا اور لوگ اس کے اردگرد یوں منڈلا رہے تھے جیسے شمع کے اطراف پروانے۔

"میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ زندگی میں اس شخص سے میری دوبارہ ملاقات ہوسکے گی۔ ماریہ کو بتاؤں گی تو وہ کتنا ایکسائیٹڈ ہوگی نا۔ ہائے کاش اس وقت ماریہ میرے ساتھ ہوتی تو کتنا مزہ آتا۔" شہزین دل ہی دل میں بولی رہی تھی' اگلے پل وہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ نروس بھی ہوگئی حوریہ آپی تیمور حیات کو اس کی جانب ہی لے کر آرہی تھیں۔

"تیمور صاحب یہ ہے میری چھوٹی بہن شہزین حسن اور شہزین...... یہ انتہائی معروف بزنس ٹائیکون مسٹر تیمور حیات" حوریہ بے حد خوش اخلاقی سے تعارف کی رسم نبھا رہی تھی پھر وہ اچانک ہی ایکسکیوز کرکے وہاں سے چلی گئی تھی۔

"آ...... آپ کا انٹرویو میں نے میگزین میں پڑھا تھا۔" چند لمحے دونوں کے درمیان خاموشی رہی پھر شہزین نے ہی پہلے لب کشائی کی' جواباً تیمور حیات سینے پر بازو لپیٹے ہنوز اسے دیکھتا رہا۔

"یا اللہ! یہ شخص مجھے ایسے کیوں دیکھے جارہا ہے' اب کیا بات کروں میں اس سے...... یہ حوریہ آپی بھی پتا نہیں کہاں چلی گئیں۔" شہزین خود سے الجھتے ہوئے دل ہی دل میں بولی۔

"میں ذرا ابھی آتی ہوں۔" انتہائی بھونڈے انداز میں کہہ کر شہزین فوراً وہاں سے رفوچکر ہوگئی۔

"اونہہ نجانے آج اسے کیا ہوگیا تھا عورت ذات سے دلچسپی نہیں ہے مگر دیکھ ایسے رہا تھا جیسے سالم نگل جائے گا۔" وہ انتہائی بے مزہ ہوکر بڑبڑا رہی تھی۔

......☆☆☆......

اگر کوئی اس سے کہتا کہ چاند اس کے آنگن میں اتر آیا ہے یا پھر آسمان نیچے جھک گیا ہے تو اسے اتنی حیرت و تعجب نہ ہوتا جتنا اس بات پر ہوا تھا کہ تیمور حیات کا رشتہ اس کے گھر آیا ہے' حوریہ آپی کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔ انتہائی مسرت و جوش سے لبریز ہوکر انہوں نے اس کے گالوں پر چٹاچٹ پیار کر ڈالا تھا حوریہ کی خوشی دیکھ کر امی ابو بھی خوش ہورہے تھے اور شہزین......

اس کے اندر یکدم بے تحاشا اضطراب اور گھبراہٹ کی لہر عود کر آئی' یہ خبر سن کر ماریہ بھی حیران حیران سی اس سے ملنے چلی آئی۔

"شہزین یقین نہیں آرہا کہ تیمور حیات کا پروپوزل تمہارے لیے آیا ہے' انٹرویو میں تو وہ کہہ رہا تھا کہ شادی فی الحال میری پلاننگ میں نہیں ہے اور اب یہ اچانک شادی کا ارادہ وہ بھی خفیہ طور پر۔"

"میرا دل تو بیٹھا جارہا ہے ماریہ...... اس تیمور حیات کے پروپوزل سے جان کیسے چھوٹے گی۔" وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے اضطراری کیفیت میں بولی تو ماریہ نے اسے تحیر کے عالم میں دیکھا۔

"تم کمال کرتی ہو شہزین! ارے ایسے رشتوں کے تو لڑکیاں خواب دیکھا کرتی ہیں' انتہائی ہینڈسم اور ڈیشنگ شوہر' پیسوں کی ریل پیل' شاہانہ زندگی اور پھر پوری دنیا میں گھومنا' شاپنگ وغیرہ کرنا۔"

"نہیں ماریہ ایسی زندگی میرا کبھی خواب نہیں رہی' میں نے ہمیشہ اپنی حیثیت کے مطابق ہی خواب دیکھے ہیں۔ ایک وفادار چاہنے والا شوہر' جو میری عزت کرے قدر کرے' ایسی پرسکون ازدواجی زندگی ہو جہاں مجھے یہ خوف نہ ہو کہ میرا شوہر زندگی کے کسی موڑ پر مجھے یک لخت تنہا چھوڑ دے گا اور تم کیا تیمور حیات کے خیالات سے آگاہ نہیں ہو؟" آخر میں شہزین اسے شکایتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔ پھر ایک گہری سانس بھر کر گویا ہوئی۔

"اسے عورت ذات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور پھر فی الحال شادی کو خفیہ رکھنا یہ بات بھی میری سمجھ سے باہر ہے۔"

"ہوسکتا ہے اس کی کچھ مجبوریاں ہوں' جس کی بنا پر وہ اپنی شادی کو فی الحال Disclose نہ کرنا چاہتا ہو' اور اگر اسے عورت ذات سے دلچسپی نہیں ہے تو بیوی سے تو ضرور ہوگی! اور وہ بھی تم جیسی بیوی سے۔" ماریہ اس کے اندر کے واہمے و خدشات کو دور کرنے کی غرض سے بولی تھی۔ حالانکہ اندر ہی اندر وہ بھی شہزین کی طرح خائف تھی' حوریہ آپی نے اسے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ تیمور کی شادی کا تذکرہ کسی سے نہ کرے۔ شہزین اسے دل و جان سے عزیز تھی وہ جانتی تھی کہ اپنی شادی اور اپنے شریک سفر کو لے کر اس نے کچھ سپنے دیکھے تھے اور ممکن تھا کہ شاید تیمور حیات جیسا انتہائی پریکٹیکل اور کامیاب بزنس مین شہزین کے جذبوں سے مہکتے خوابوں کو پورا نہ کرسکے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہوسکتا ہے شہرین ہم جو تیمور حیات کے بارے میں اتنا منفی سوچ رہے ہیں ایسا نہ ہو...... وہ جیسا دکھائی دیتا ہے اس سے مختلف ہو۔" ماریہ پرسوچ لہجے میں بولی تو شہرین ایک گہرا سانس لے کر گویا ہوئی۔

"ہوسکتا ہے نا...... ایسا ہے تو نہیں؟ میں یہ سوچ کر اپنی زندگی کو داؤ پر لگا دوں...... یہ تو سراسر حماقت ہے ناں؟"

"ویسے ایسا رشتہ تو نصیبوں والوں کو ملتا ہے شہرین' ممکن ہے کہ ابھی تیمور حیات کی شخصیت تمہارے لیے تکلیف دہ ہو مگر بعد میں تمہاری سنگت میں رہ کر وہ بدل جائے۔" ماریہ ایک بار پھر اسے تصویر کا روشن پہلو دکھانے لگی۔

"میں اس رشتے سے انکار بھی نہیں کرسکتی کیونکہ حوریہ آپی اور عاصم بھائی تو اتنے زیادہ ایکسائیٹڈ ہیں کہ اگر میں نے انکار کیا تو انہیں بہت دکھ پہنچے گا' اور حوریہ آپی...... ان کو تم جانتی ہو نا...... سخت ناراض ہوجائیں گی۔"

"اور مجھے تو لگتا ہے کہ اگر تم منع بھی کرو گی تو پھوپھو پاپا تمہاری بات مانیں گے بھی نہیں' حوریہ آپی کی ہر بات پر وہ آنکھیں بند کرکے عمل کرتے ہیں۔" ماریہ شہرین کی بات کے جواب میں بولی تو شہرین ماریہ کو محض دیکھ کر رہ گئی۔

......☆☆☆......

شہرین کو آج مایوں بٹھایا گیا تھا اور تیمور حیات کے نام کی مہندی بھی اس کے ہاتھوں میں سج گئی تھی' یہ سب کچھ اتنا اچانک اور جلدی ہو رہا تھا کہ شہرین کی بے چینی میں کمی آنے کے بجائے تیزی سے اضافہ ہی ہو رہا تھا۔

"ماشاء اللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو مایوں کے اس پیلے جوڑے میں۔" حوریہ کھلکھلاتی ہوئی اندر آئی تو شہرین یکدم اپنے دھیان سے چونکی اور سیدھی ہوکر بیٹھ گئی۔

"آپی یہ سب کچھ بہت جلدی نہیں ہو رہا؟" شہرین الجھ کر بولی تو حوریہ نے ایک خوبصورت قہقہہ لگایا۔

"ارے میری جان جب سہرے کے پھول کھلنے کا وقت آجاتا ہے تو سب کچھ یونہی جھٹ پٹ ہوجاتا ہے۔" وہ اس کی نازک سی ناک کھینچتے ہوئے بولی تھی۔

"آپی تیمور حیات یہ شادی اتنی خاموشی سے کیوں کرنا چاہتے ہیں اور پھر لوگوں سے بھی اپنی شادی کو چھپانا چاہتے ہیں کیوں آپی......؟"

"میری بھولی بہن ایکچوئلی تیمور حیات بہت بڑا اور کامیاب بزنس مین ہے' بہت سے دشمن ہیں اس کے' اسی بنا پر وہ کچھ عرصہ اپنی شادی کی خبر چھپانا چاہ رہا ہے پھر دیکھنا کتنی شان سے وہ سب کو Reception دے گا...... دیکھو شہرین جس طرح امی بابا نے مجھ پر بھروسہ کیا ہے تم کو بھی مجھ پر اعتبار کرنا ہوگا۔" آخر میں حوریہ سنجیدگی سے بولی تو شہرین نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے آپی' آپ پلیز کوئی غلط خیال ذہن میں نہ لایئے گا' میں تو یونہی آپ سے پوچھ رہی تھی۔" شہرین کی بات پر حوریہ اسے دیکھ کر عجیب سے انداز میں مسکرا دی۔

وہ شہرین حسن سے شہرین تیمور بنا کر اس کے کمرے میں پہنچا دی گئی۔ پورا کمرہ تیمور حیات کی شخصیت کی عکاسی کر رہا تھا' کمرے میں خوشگوار ٹھنڈک کے باوجود بھی اسے حبس محسوس ہو رہا تھا جیسے شدید بارش ہونے والی ہو وہ بے ساختہ گہری گہری سانسیں لینے لگی پھر یکدم اسے محسوس ہوا کہ یہ حبس اور گھٹن اس کے اندر ہے جسے لاکھ چاہنے کے باوجود وہ اپنے اندر سے نکال نہیں پا رہی ہے۔

"بی بی صاحبہ آپ پلیز کپڑے بدل لیجیے۔ ہمارے صاحب کو یہ سب پسند نہیں ہے۔" باوردی مگر انتہائی طرح دار ملازمہ جس نے کمرے تک اس کی رہنمائی کی تھی سپاٹ آواز میں بولی تو شہرین نے اسے بے حد چونک کر دیکھا۔

"ڈریسنگ روم اس طرف ہے۔" وہ روبوٹ کی طرح ایک جانب اشارہ کرکے بولی تو شہرین ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس طرف چلی آئی' خوبصورت لکڑی کے دروازے کا ہینڈل اس نے جونہی گھمایا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا' شہرین تھوڑا ہچکچا کر اندر چلی آئی۔ اندر ایک منی کمرا تھا جس کی دیواروں پر قد آور الماریاں بنی ہوئی تھیں اور اس پر بڑے بڑے آئینے آویزاں تھے۔ شہرین کو اپنا عکس پورے روم میں چکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کی جانب آئی اور ایک ایک کرکے تمام زیورات سے خود کو آزاد کیا پھر اپنے کپڑوں کی تلاش میں اس نے نگاہیں دوڑائیں تو سلیپنگ گاؤن کو دیکھ کر اس کی جان پوری طرح جل گئی۔ "یہ گاؤن تو میں ہرگز نہیں پہنوں گی۔" وہ خود سے چڑ کر بولی پھر جونہی وارڈ روب کھولا تو اپنے سائز کے کپڑے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ تیمور نے اس کے لیے پہلے سے ساری شاپنگ کر رکھی تھی' شہرین نے لائٹ

پنک اینڈ آف وائٹ کلر کا معقول سا شلوار سوٹ نکالا اور چینج کرنے کی غرض سے سامنے ہی بنے واش روم میں گھس گئی۔

......☆☆☆......

حوریہ اور عاصم کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا' وعدے کے مطابق تیمور حیات نے نکاح کے فوراً بعد عاصم کی تمام ڈیمانڈز پوری کردی تھیں۔ دونوں کاغذات کو دیکھ کر بہت خوش تھے' جس کے مطابق تیمور حیات نے عاصم کی کمپنی کو نہ صرف اپنے شیئرز دے دیے تھے بلکہ اسلام آباد کی کمپنی کے پچاس فیصد شیئرز بھی اس کے نام کروا دیے تھے۔

تیمور حیات جوں ہی کمرے میں داخل ہوا شہرین کو کمرے سے غائب پایا۔ وہ اس کی غیر موجودگی کا نوٹس لیتے ہوئے جونہی ڈریسنگ روم کی طرف آیا' ایک وجود تیزی سے باہر آتے ہوئے اس سے ٹکرا گیا۔ شیمپو اور شاور جیل کی دلفریب مہک کے ساتھ اس وجود کی خوشبو تیمور حیات کے نتھنوں سے ٹکرائی تو بے ساختہ اس نے اپنا چہرہ پیچھے کیا' نرم و نازک سراپا ابھی تک اس کے بازوؤں میں تھا' جبکہ شہرین بری طرح خفیف ہوگئی۔

"آئیم سوری میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔" وہ تیزی سے اس سے الگ ہوتے ہوئے شرمندگی سے بولی تو تیمور نے اسے بغور دیکھا جو اس پل بہت نروس دکھائی دے رہی تھی۔

"اٹس اوکے راستہ دیجیے مجھے اندر جانا ہے۔" وہ سنجیدگی سے بولا تو شہرین تیزی سے سائیڈ پر ہوگئی جو دروازے کے بالکل سامنے کھڑی تھی' وہ اندر چلا گیا تو شہرین صوفے پر آ بیٹھی' تھوڑی دیر بعد تیمور حیات شاور لے کر سلیپنگ گاؤن میں برآمد ہوا تو شہرین کے دل کی دھڑکنیں یکدم بے تحاشا تیز ہوگئیں' تیمور نے ایک نگاہ اسے دیکھا پھر کچھ سوچ کر مضبوط قدم اٹھاتا اس کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا' شہرین اپنی جگہ تھوڑا کسمسائی تھی۔

"دیکھیے شہرین مجھے لمبی چوڑی باتیں کرنی نہیں آتیں اور نہ ہی مجھے پسند ہیں' لہٰذا میں آپ سے To the point بات کروں گا کہ جتنا وقت ہم دونوں ایک دوسرے کی قربت میں گزاریں وہ بھرپور اور مکمل ہو۔ ہم دونوں جب الگ ہوں تو اچھے دوستوں کی طرح ہوں۔"

"الگ ہوں......؟" وہ انتہائی متعجب ہوکر بڑبڑائی تھی پھر انتہائی الجھ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا...... ہم بھلا کیوں الگ ہوں گے؟" وہ بے تحاشا گھبرا کر استفسار کر رہی تھی۔ "کہیں کچھ بہت برا ہوگیا تھا کوئی انہونی ہوگئی تھی اس پل اس کا دل اس بات کی شدت سے گواہی دے رہا تھا' شہرین کی بدحواسی پر تیمور حیات بڑے اطمینان سے اس کی جانب دیکھ کر گویا ہوا۔

"مجھے یہ بتانے کی آپ کو قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ کسی ایک چیز پر تا حیات اکتفا کرنا میری سرشت میں نہیں ہے' اور یہ بات آپ کو بخوبی معلوم ہے ویسے مجھے عورت بھی اپیل نہیں کرتی مگر آپ میں کچھ خاص دیکھا جس کی بناء پر آپ اس وقت میرے بیڈ روم میں موجود ہیں۔" ساکت وجود اور جامد خاموشی لیے وہ تیمور حیات کے ہلتے ہونٹوں کو دیکھ رہی تھی کہ یکدم کھٹا کھٹ آگہی کے تمام دروازے تیزی سے کھلتے چلے گئے' اس پل اسے اپنے پیروں تلے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے مجھ سے اس لیے خفیہ شادی رچائی تاکہ جب آپ کا دل بھر جائے تو باآسانی مجھے دھتکار دیں' مجھے اپنی زندگی سے باہر اٹھا کر پھینک دیں۔" وہ کپکپاتے لبوں کے ساتھ زہر خند لہجے میں بولی۔

"ہوں کافی سمجھدار ہیں آپ۔" یہ کہہ کر انتہائی سکون سے تیمور حیات سگار سلگانے لگا تو شہرین کے اندر گویا الاؤ جل اٹھا۔

"آپ انتہائی بدنیت انسان ہیں' آپ نے یہ شادی محض عیاشی کے لیے رچائی ہے مگر مسٹر تیمور حیات آپ میری بات بھی غور سے سن لیجیے۔ میں آپ کی عیاشی کا سامان کسی صورت نہیں بنوں گی' آپ مجھے ابھی اور اسی وقت آزاد کردیجیے۔" وہ تنتنا کر بولی جواباً تیمور نے اسے یوں دیکھا جیسے کوئی ضدی بچہ کوئی بہت انوکھی ضد کر رہا ہو۔

"حوریہ آپی میری سگی ماں جائی ہوکر آپ نے میرے ساتھ یہ کیا کیا؟" خود سے کہہ کر شہرین بے اختیار پوری شدت سے رونے چلی گئی۔ جب کہ اس دوران تیمور حیات پورے اطمینان سے اپنے شغل میں مصروف رہا۔ جب شہرین اچھی طرح رو چکی تو تیزی سے اٹھ کر تیمور حیات کی طرف بیڈ پر آئی اور گھٹنوں کے بل کارپٹ پر اس کے قدموں کے پاس بیٹھتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولی۔

"تیمور صاحب آپ کو خدا کا واسطہ ہے' مجھے میرے والدین کے گھر چھوڑ آیئے' مجھے یہ رشتہ ہرگز منظور نہیں ہے۔ شادی کا بندھن تو تاعمر قائم رہنے والا ہوتا ہے' پھر میاں بیوی کا

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاکیزہ رشتہ تو خود خدا جوڑتا ہے ساری زندگی کے لیے اتنے مقدس رشتے دل بہلانے کی بنیاد پر بھلا کیسے قائم ہوسکتے ہیں یہ تو سراسر اس رشتے کا مذاق ہے۔ اس کی توہین ہے محض بے حیائی ہے۔" وہ سر جھکا کر بولتی چلی گئی۔

"میں اس وقت درس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔" یہ کہہ کر تیمور نے جھک کر اسے اٹھایا اور بیڈ پر پٹخ دیا شہزین تڑپ کر بستر سے اٹھی۔

"مسٹر تیمور حیات...... میں اس شادی کو ہرگز نہیں مانتی' نکاح کے پاکیزہ بندھن کی آڑ میں آپ نے مجھے اپنی عیاشی کے لیے خریدا ہے' اپنی منہ زور خواہشات کے حصول کے لیے تاکہ بعد میں آپ مجھے پرانے کپڑے جوتوں کی طرح استعمال کرکے پھینک دیں مگر میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گی۔" وہ تنتنا کر بولی اور تیزی سے بیڈ سے اٹھی مگر تیمور حیات کے فولادی ہاتھ نے اس کی اس کوشش کو ناکام بنادیا۔

"کیا کروگی تم' بولو کیا کرسکتی ہو تم...... میں ایک Successful بزنس مین ہوں' اپنے کام میں گھاٹا برداشت نہیں کرتا سمجھی...... اب یہ چیخنا چلانا بند کرو اور خاموشی سے فی الحال اس رشتے کو نبھاؤ۔" اس کی سانسوں کی حدت سے شہزین کا چہرہ جھلسنے لگا' اس نے بے ساختہ تیمور حیات کو پرے دھکیلا اور جلدی سے کھسک کر دور ہوئی۔

"مم...... میں آپ کا نقصان کسی بھی طرح پورا کرنے کو تیار ہوں' اس کے بدلے آپ مجھ سے جو کام کروائیں گے میں ہر کام کرلوں گی' مگر خدا کے واسطے آپ میرے قریب مت آیئے۔" وہ بخوبی سمجھ گئی تھی کہ حوریہ نے اس شادی کے عوض یقیناً کوئی بھاری قیمت تیمور سے لی ہے' لہٰذا وہ ایک بار پھر ہاتھ جوڑ کر اس کے آگے گڑگڑائی تھی' تیمور حیات اسے بغور دیکھتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

"ہوں تم ہر کام کرنے کو تیار ہو؟" تیمور حیات نے ہنکارا بھرا تو شہزین نے تیزی سے جلدی جلدی اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"میرا آپ سے وعدہ ہے تیمور صاحب میں ہر کام کرلوں گی' مگر اس کے عوض آپ مجھے ہاتھ نہیں لگائیں گے اور مجھے آزاد کردیں گے۔"

"مجھے منظور ہے۔ صبح پانچ بجے تیار رہنا ہمیں کہیں جانا ہے۔" یہ کہہ کر تیمور حیات کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ اس پل شہزین کو لگا جیسے اسے دوسری زندگی مل گئی ہو۔

گاڑی تیز رفتاری سے بھاگتی ہوئی شہر کی حدود سے باہر نکل چکی تھی۔ شہزین خدشات سے لبریز دل اور پراگندہ ذہن کے ساتھ خاموشی سے ونڈ اسکرین پر نگاہیں جمائے بیٹھی تھی صرف ایک رات میں اس کی زندگی یکسر بدل گئی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد کچھ کچھ مکانات نظر آنے لگے تھے۔ تیمور حیات گھمبیر خاموشی سے ڈرائیونگ میں مصروف تھا جبکہ شہزین سوچوں میں گم جانے کہاں سے کہاں نکل گئی تھی' کہ اچانک گاڑی جھٹکے سے رکی تو شہزین ہڑبڑا کر ہوش کی دنیا میں واپس آئی' فارم ہاؤس کی طرز پر بنے ایک بنگلے کے گیٹ کے سامنے تیمور حیات ہارن دے رہا تھا' چند ثانیے کے بعد دروازہ باوردی گارڈ نے پوری طرح کھول دیا تو تیمور حیات تیزی سے گاڑی اندر لے آیا' شہزین تیمور کے ہمراہ گاڑی سے باہر آئی اور اس کی معیت میں بنگلے کے اندر داخل ہوگئی اندر بالکل خاموشی اور سناٹا تھا۔ تیمور چلتا ہوا ایک کمرے کے دروازے پر آ کر رک گیا۔ شہزین بھی اس کے برابر میں خاموشی سے آن کھڑی ہوئی۔ نجانے تیمور حیات اس سے کس قسم کا کام لینے والا تھا' وہ اندر ہی اندر بے حد خائف ہو رہی تھی' مگر وہ ہر طرح کا کام کرنے کو راضی تھی' جس کے عوض اس کی جان باعزت طریقے سے تیمور حیات سے چھوٹ جاتی۔

"تم اندر جاسکتی ہو۔" انتہائی سپاٹ لہجے میں اس نے حکم صادر کیا تو شہزین ڈگمگاتے قدموں اور لرزتے دل کے ساتھ آہستگی سے ہینڈل گھما کر اندر کمرے میں داخل ہوگئی۔ انتہائی نفاست اور خوبصورتی سے سجے کمرے میں اس وقت خوشگوار ٹھنڈک تھی' شہزین نے دزدیدہ نگاہوں سے پورے کمرے کا جائزہ لیا کہ معاً اسے بستر پر کسی وجود کا احساس ہوا' وہ سہمے سہمے قدم اٹھاتی انتہائی خاموشی سے بیڈ کے سرہانے آئی تو وہ وجود پوری طرح اس کی نگاہوں کے سامنے آ گیا' سرسوں کی مانند پیلا چہرہ آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے' خشک لبوں والی یہ لڑکی محض دو تین سال اس سے بڑی ہوگی۔

"کون ہوسکتی ہے یہ لڑکی اور تیمور حیات مجھے اس لڑکی کے پاس کیوں لایا ہے؟" شہزین نے الجھتے ہوئے خود سے سوال کیا پھر اسی خاموشی سے وہ کمرے سے باہر نکلی تو تیمور حیات کو وہاں کاریڈور پر ایک تصویر کے سامنے ایستادہ پایا۔

"تیمور صاحب اندر لڑکی کون ہے؟ اور آپ مجھے یہاں کس کام سے لائے ہیں۔" شہزین نے باہر آتے ہی انتہائی بے صبری سے تیمور سے استفسار کر ڈالا' جواباً تیمور نے رخ موڑ کر الجھن میں مبتلا اس لڑکی کو دیکھا پھر بناء اس سے کچھ کہے لاؤنج میں آ گیا' شہزین بھی اس کے پیچھے لپکی' تیمور کاؤچ پر بیٹھ کر اب سگار سلگا رہا تھا۔ وہ انتہائی بے چینی سے اس کے بولنے کی منتظر تھی۔

"اندر جو لڑکی ہے اس کا نام ماہ نور ہے۔" تیمور حیات سرگوشی کے انداز میں بولا تو شہزین نے پوری توجہ سے تیمور کی جانب دیکھا۔

"وہ ذہنی طور پر بہت اپ سیٹ ہے' تمہیں اسے زندگی کی طرف لانا ہے۔"

"جی...... کیا بس یہی کام مجھے کرنا ہے؟ اس کے بعد آپ مجھے بناء کوئی نقصان پہنچائے میرے والدین کے گھر چھوڑ آئیں گے؟" انتہائی تحیر و بے یقینی کے عالم میں شہزین نے استفسار کیا وہ تو سمجھ رہی تھی کہ نجانے تیمور اس سے کتنا کٹھن اور خطرناک کام لے گا مگر یہ کام تو بہت آسان تھا۔

"ہوں۔" وہ محض سر اثبات میں ہلا کر بولا تو شہزین بے تحاشا خوشی سے اپنی جگہ سے اچھل پڑی' پھر معاً کوئی خیال آیا تو بے ساختہ بولی۔

"کیا میں اپنے امی بابا سے بات کرسکتی ہوں۔ وہ مجھے یاد کررہے ہوں گے۔" تیمور نے خاموشی سے اپنا فون اس کی جانب بڑھایا تو شہزین نے جلدی سے اسے تھام لیا۔

"شہزین احمد میں تمہیں پہلا اور آخری موقع دے رہا ہوں اس جال سے نکلنے کے لیے جس میں تمہاری بہن اور بہنوئی نے تم کو پھنسایا ہے اگر تم نے مجھے دھوکہ دینے یا یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا تیمور حیات پھر تمہیں کوئی چانس نہیں دے گا۔" تیمور گھمبیر لہجے میں بولا تو شہزین نے تیزی سے کہا۔

"میں خائن نہیں ہوں آپ کے کام میں خیانت ہرگز نہیں کروں گی' میں تو آپ کی بے حد احسان مند ہوں' کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا' آپ مجھ پر بھروسہ کرسکتے ہیں میں آپ کے بھروسے کو ہرگز ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی۔" اس کے یقین آمیز انداز کو دیکھ کر تیمور حیات نے انتہائی گہری نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ کچھ بوکھلا سی ہوکر پھر بھرو کہنے لگی۔

"تم اپنے والدین کو فون کرکے بتادو کہ تم میرے ساتھ فی الحال ایک ٹرپ پر لندن جارہی ہو۔" وہ سہولت سے بولا پھر مزید گویا ہوا۔

"میں تمہیں لیپ ٹاپ بھجوادوں گا تم ماریہ کے ذریعے Skype پہ ان سے رابطہ میں رہ سکتی ہو۔" اس کا مطلب تھا کہ تیمور حیات اس پر بھروسہ کررہا تھا یہ خیال شہزین کے دل کو تقویت دے گیا تھا۔

ابتداء میں شہزین کو کافی دقت پیش آئی کیونکہ ماہ نور کا رویہ اس کے ساتھ بہت روکھا اور خراب تھا مگر آہستہ آہستہ شہزین کی بھرپور توجہ محبت اور ہمدردی کے سامنے ماہ نور نے گھٹنے ٹیک دیئے اب وہ شہزین کی باتوں کا جواب ہوں ہاں میں دے دیا کرتی تھی اور یہ بات شہزین کے لیے کافی حوصلہ افزا تھی۔ ماہ نور دراصل گہرے ڈپریشن میں مبتلا تھی' وہ اپنی زندگی سے پوری طرح بیزار ہوچکی تھی اور شہزین ایک بہترین سہیلی غمگسار اور ماہر معالج کی طرح اس کی دلجوئی کررہی تھی۔ شام کے سہانے موسم میں وہ دونوں لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں شہزین حسب معمول اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرکے اس کا ذہن فریش

لبنیٰ نسیم

السلام علیکم! آنچل اسٹاف اینڈ قارئین کرام آپ سب کو لبنیٰ نسیم کی طرف سے محبتوں اور چاہتوں بھرا سلام قبول ہو۔ آنچل کی تو بات ہی الگ ہے ہر ماہ آنچل کا بے صبری سے انتظار کرتی ہوں آنچل کے سلسلے کو دیکھ کر مابدولت کا بھی لکھنے کو دل چاہا' جی تو میں پانچ جولائی کو ایک خوب صورت سے گاؤں بروزئی میں پیدا ہوئی' ہم تین بہنیں ہیں میرا نمبر پہلا ہے۔ ہم جوائنٹ فیملی سسٹم میں رہتے ہیں۔ میری پسندیدہ ٹیچر صائمہ نورین ہے' میری پسندیدہ ڈش چاول ہے' میری بہت سی پیاری اور کیوٹ سی دوست سدرہ اور رابعہ ہے' جن کو میں تہہ دل سے سلام لکھتی ہوں۔ میری پسندیدہ رائٹرز نازیہ کنول نازی' سمیرا شریف طور' ماہا ملک' عمیرہ احمد سمیت بہت سی بہنیں جن کی تحریریں مجھے بہت پسند ہیں (اے اللہ ان کو ہمیشہ سلامت رکھنا آمین ثم آمین) اللہ حافظ۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

کرنے کی کوشش کررہی تھی۔

"ماہ نور اللہ تعالیٰ نے کائنات جیسی حسین تخلیق صرف انسان کے لیے بنائی ہے وہ اپنے بندے سے بے تحاشا پیار کرتا ہے اس جہاں میں اور اسے اپنی تخلیق میں سب سے زیادہ محبت انسان سے ہے اسی لیے تو اس نے انسان کو پورے جہاں پر فوقیت دی ہے۔"

"مگر شہزرین اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت نہیں کرتا' وہ مجھے پسند نہیں کرتا' تب ہی تو یہ سب کچھ میرے ساتھ ہوا' مجھ سے سب کچھ چھین کر اس نے مجھے زندہ لاش بنادیا۔" بولتے بولتے آخر میں ماہ نور بے تحاشا رونے لگی' تو شہزرین نے اسے خاموشی سے رونے دیا' ماہ نور کی خاص ملازمہ اور اس کے نفسیاتی معالج نے اس کی زندگی کی ٹریجڈی سے اسے آگاہ کردیا تھا کہ کس طرح اس کے محبوب نے اسے بری طرح لوٹا تھا' جسے اس نے ٹوٹ کر چاہا تھا' ماہ نور عدیل نامی لڑکے کو بے پناہ چاہتی تھی' عدیل بھی بظاہر ماہ نور پر فدا تھا' مگر حقیقت کچھ اور تھی وہ طبیعتاً ایک عیاش اور مجرمانہ ذہن کا مالک تھا' ماہ نور کی خوبصورتی اور دولت دیکھ کر اس نے اس سے شادی کرلی اور اپنے ساتھ اسکاٹ لینڈ لے آیا' اور پھر ہر طرح کا ظلم وتشدد اس پر کیا' ایک دن جب شراب کے نشے میں دھت عدیل ماہ نور کو جوئے میں ہار گیا تو ماہ نور کا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا اور وہ جیسے تیسے کرکے عدیل کے چنگل سے بھاگ نکلی اور یہاں پاکستان آگئی' بعدازاں یہ معلوم ہوا کہ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں عدیل جہنم واصل ہوگیا' ماہ نور کی عدیل سے تو جان چھوٹ گئی تھی مگر وہ ان تکلیف دہ یادوں اور اذیت ناک لمحات کو بھلا نہ سکی جو عدیل کی معرفت اسے ملے تھے۔ عدیل کو اس نے پورے خلوص سے پیار کیا تھا' عدیل کی بے وفائی کا زخم وہ سہہ نہیں پارہی تھی۔ جس کے باعث وہ ذہنی ونفسیاتی امراض کا شکار ہوگئی تھی۔

"ماہ نور اللہ ہمارے ساتھ کبھی برا نہیں کرتا بلکہ ہم خود اپنی عقل وسمجھ کے ہاتھوں خود اپنے لیے ایسا راستہ چن لیتے ہیں جس پر چل کر ہمارے پاؤں زخمی ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری روح بھی زخمی ہوجاتی ہے۔ اگر اللہ تم سے محبت نہیں کرتا تو تم عدیل کے دوست سے اپنی عزت کیسے بچا پاتیں جس نے تمہیں جوئے میں جیتا تھا۔" شہزرین پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے خلوص سے بولی تو ماہ نور یکدم تیزی سے کرسی سے اٹھی۔

"میرے سر میں درد ہورہا ہے میں سونا چاہتی ہوں۔"

یہ کہہ کر ماہ نور اندر کی جانب مڑگئی تو شہزرین ایک گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

☆☆☆......

شہزرین غائب دماغی سے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔ حوریہ نے امی بابا کو کتنا مطمئن کررکھا تھا وہ کتنے اطمینان اور خوشی سے اس سے بات کررہے تھے۔ تیمور حیات کے کہے کے مطابق اس نے اپنے والدین کو یہی بتایا تھا کہ اس وقت اپنے شوہر کے ہمراہ لندن میں سیر سپاٹوں میں مصروف ہے۔ ابھی بھی اس کے کان میں امی کی آواز کی بازگشت گونج رہی تھی جو اسے خوشیوں سے بھرپور ازدواجی زندگی کی دعائیں دیتے تھک نہیں رہی تھیں' ان کے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کی بیٹی لندن میں نہیں بلکہ اسی شہر سے دور ایک غیر گنجان علاقے میں ایک بنگلے میں ہے جبکہ ماریہ بھی کافی خوش لگ رہی تھی' اس کی خوشیوں کے لیے دعائیں کررہی تھی۔ وہ مسلسل اس سے ویڈیو چیٹ کے لیے اصرار کررہی تھی جسے شہزرین خوبصورتی سے ٹال جاتی تھی۔

بیٹھے بیٹھے شہزرین کو اچانک مخصوص مہک کا احساس ہوا' اس نے سرعت سے سر اٹھایا سامنے ہی وہ دشمن جاں اپنی شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ پورے ایک ماہ بعد اس کے مقابل کھڑا تھا' وہ خاموشی سے عین اس کے سامنے آن بیٹھا تو شہزرین نے اسے دھیرے سے سلام کرڈالا' جس کا جواب ہمیشہ کی طرح محض اس نے سر ہلا کردیا۔

"مجھے یہ سن کر اچھا لگا کہ تم اپنا کام بہت دیانتداری اور لگن سے کررہی ہو۔"

"کس سے سنا آپ نے...... اوہ تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اپنے جاسوس یہاں چھوڑ رکھے ہیں۔" وہ ناراضی سے بولی تو بے ساختہ تیمور حیات کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی جسے شہزرین نے کافی حیرت سے دیکھا۔ یہ شخص مسکرانا بھی جانتا ہے؟ وہ خود سے بولی تھی۔

"گڈ کافی ذہین ہو خود ہی سوال کرکے خود ہی جواب بھی دے دیتی ہو۔" وہ اسے سراہتے ہوئے بولا تو شہزرین نے کچھ سوچ کر استفسار کیا۔

"حوریہ آپی نے میری کیا قیمت لگائی تھی؟" شہزرین کے سوال پر تیمور نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا پھر بے پروائی سے بولا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے' ماہ نور جس دن ٹھیک ہوجائے گی اس کے اگلے دن میں تمہیں آزاد کردوں گا۔" شہزرین نے اس پل تیمور حیات کو کافی چونک کر دیکھا پھر ایک تھکی سی سانس فضا میں خارج کرکے اپنی انگلیوں کو چٹخانے لگی کہ اگلے ہی پل تیمور حیات نے ناگواری سے اس کے ہاتھوں کو تھاما تھا۔

"واٹ نان سینس مجھے تمہاری یہ عادت بالکل پسند نہیں ہے۔" وہ دھونس بھرے انداز میں بولا جبکہ شہزرین کے وجود کو خفیف سا جھٹکا لگا' تیمور کے ہاتھوں کا لمس اور گرمی محسوس کرکے اس کے دل کی دھڑکنیں نجانے کیوں ڈسٹرب ہوگئی تھیں۔ تیمور کے ہاتھوں کی مضبوط گرفت اپنے ہاتھوں میں دیکھ کر وہ نروس ہو کر بولی۔

"ہاتھ چھوڑیے میرا۔"

"اگر نہ چھوڑوں تو......" وہ بے اختیار بولا تو شہزرین نے انتہائی اچنبھے سے اسے دیکھا جو اپنی سحر انگیز نگاہیں اس پر جمائے اسے تسخیر کرنے کی کوشش کررہا تھا۔

"یہ...... یہ کیا بدتمیزی ہے میں نے کہا نا...... میرے ہاتھ چھوڑیے۔" یہ کہتے ہوئے اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑالیا۔

"ویسے حیرت ہے میرے سرکل کی تو ہر لڑکی یہ چاہتی ہے کہ میں اس کا ہاتھ پکڑوں اور تم ہو کہ......" وہ ذرا سا اس کی جانب جھکتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ گیا تو شہزرین بری طرح جھلس گئی۔

"میں آپ کے سرکل کی لڑکیوں جیسی نہیں ہوں۔"

"اچھا پھر مجھے بتاؤ کہ تم کیسی ہو؟"

"میں آپ کو کیوں بتاؤں؟"

"کیوں کہ فی الحال میں تمہارا شوہر ہوں۔" تیمور انتہائی دلچسپی سے بولا تو یکدم شہزرین خاموش سی ہوگئی پھر انتہائی تھکے ہوئے سے انداز میں گویا ہوئی۔

"ہوں...... حادثاتی طور پر آپ میری زندگی میں شامل ہوئے اور ماہ نور کے ٹھیک ہوجانے کے بعد چلے بھی جائیں گے مگر میرے لیے یہ دعا ضرور کیجیے گا کہ اس حادثے کے بعد مجھے کسی شہزرین کی ضرورت نہ پڑے۔" وہ وہاں رکی نہیں' تیزی سے کمرے سے چلی گئی جبکہ تیمور حیات ساکت سا بیٹھا رہ گیا۔

☆☆☆......

ماہ نور تیزی سے روبصحت تھی اور شہزرین اسے دیکھ کر بے تحاشا خوش تھی اسے بھی ماہ نور سے ایک خاص لگاؤ اور محبت سی ہوگئی تھی۔ ماہ نور کے ڈاکٹرز بھی کافی مطمئن تھے۔ تیمور حیات پندرہ دن میں ایک چکر ضرور لگایا کرتا تھا' شہزرین نے اب تک اس سے ماہ نور کی بابت استفسار نہیں کیا تھا کہ ماہ نور کا اس سے کیا رشتہ ہے؟ مگر اتنا تو وہ ضرور جان گئی تھی کہ وہ اس کی عزیز ترین ہستی ہے۔

"شہزرین! تیمور سے تمہارا کیا رشتہ ہے؟" ایک دن وہ دونوں کوئی فلم دیکھ رہی تھیں جب دھیرے سے ماہ نور نے اس سے استفسار کیا تھا۔ شہزرین نے کافی چونک کر اسے دیکھا۔

"تیمور اور میں بہت اچھے دوست ہیں بلکہ بیسٹ فرینڈ ہیں۔" تیمور نے اسے جو کہنے کو بولا تھا وہ ماہ نور کے سامنے اس نے کہہ دیا تھا۔

"دوست کے علاوہ کچھ اور بھی......" ماہ نور نے اسے بغور دیکھتے ہوئے جملہ قصداً ادھورا چھوڑا۔

"نہ...... نہیں ماہ نور ہم بس اچھے دوست ہیں' میرے ممی پاپا امریکہ میں ہوتے ہیں اور یہاں پاکستان میں تیمور کے علاوہ میرا کوئی قریبی دوست اور جاننے والا نہیں اسی لیے میں تیمور کے ساتھ یہاں آگئی۔" شہزرین نے تیمور کا پڑھایا سبق بڑی خود اعتمادی سے اس کے سامنے دہرایا تو ماہ نور کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی۔ شہزرین اسے کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے بظاہر اسکرین کی جانب متوجہ رہی۔

"تمہیں تیمور نے ہمارے رشتے کے بارے میں بتایا۔" ماہ نور کی آواز پر شہزرین نے اسے ناسمجھی والے انداز میں دیکھا تو ماہ نور دھیرے سے مسکرادی۔

"کمال ہے تمہارے بیسٹ فرینڈ نے تمہیں میرے متعلق نہیں بتایا۔"

"کم آن ماہ نور یہ فلم دیکھو نا کلائمکس پر پہنچ گئی ہے۔" وہ خود کو بے پروا بناتے ہوئے جلدی سے بولی مگر ماہ نور کے منہ سے یہ الفاظ سن کر نجانے کیوں گم صم سی ہوگئی۔

"میں تیمور کی منگیتر ہوں شہزرین' وہ بدنصیب لڑکی جو اصل ہیرے کو ٹھکرا کر کانچ کے ٹکڑے کی چمک دیکھ کر اسے ہیرا سمجھ کر اس کی جانب چلی گئی۔ تیمور میرا منگیتر ہونے کے ساتھ ساتھ میرا تایازاد بھی ہے ہم دونوں اپنے اپنے والدین کی اکلوتی اولادیں ہیں۔ ہمارے والدین کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ہم دونوں ایک دوسرے کا سہارا تھے۔ تیمور میرا بہت خیال رکھتا تھا جب میں نے اسے ٹھکرا کر عدیل جیسے شخص کو اس پر

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

فوقیت دی وہ تب بھی کچھ نہیں بولا۔ میں نے تیمور کا دل دکھایا تھا نا اسی لیے قدرت نے مجھے یہ سزا دی۔"

"نہیں ماہ نور، تم پلیز ایسا مت سوچو۔" یکدم تیمور کی آواز ابھری تو دونوں نے ہی چونک کر رخ موڑ کر دیکھا۔ دروازے کی چوکھٹ پر وہ ایستادہ تھا۔

"میں تم سے ناراض ہرگز نہیں ہوں اور نہ کبھی ایسا سوچ سکتا ہوں۔" بولتے بولتے وہ ماہ نور کے پہلو میں آ کر بیٹھا تو ماہ نور بے اختیار سسکتے ہوئے اس کے سینے سے آ لگی تھی۔

"تیمور پلیز مجھے معاف کردو۔ میں تمہاری قصوروار ہوں۔" وہ بے تحاشا روتے ہوئے بولی تو تیمور نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا جبکہ شہزین اپنا خاموش وجود اور خالی دل لیے دھیرے سے اٹھی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی یہ دیکھے بنا کہ دو نگاہیں اس کے تعاقب میں دور تک اس کے ساتھ گئی ہیں۔

......☆☆☆......

رمضان المبارک کی آمد آمد تھی اور تیمور نے شہزین سے وعدہ کیا تھا کہ وہ رمضان کے شروع ہونے سے پہلے ہی اسے اس کے گھر چھوڑ آئے گا۔ شہزین آج صبح سے ہی نوٹ کر رہی تھی کہ ماہ نور کچھ خاموش خاموش اور اداس سی تھی۔

"ماہ نور اس بار عید ہم بہت اسپیشل انداز سے منائیں گے، مگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ پورے روزے رکھو گی تاکہ عید کا حقیقی مزہ آئے اور اس عید کو ہم یادگار بنائیں۔" شہزین چہکتے ہوئے بولی تو ماہ نور جیسے کسی گہری نیند سے چونکی۔

"ہوں...... ہاں کیا کہہ رہی ہو تم......" وہ جیسے یہاں ہوتے ہوئے بھی یہاں نہیں تھی چونک کر بولی۔

"کیا ہوا ماہ نور کوئی پریشانی ہے کیا...... مجھے نہیں بتاؤ گی؟" وہ دوستانہ انداز میں بولی تو ماہ نور یکدم ہسٹریائی انداز میں چلائی۔

"نہیں چاہیے مجھے تمہاری ہمدردی، تمہاری دوستی اور نہیں چاہیے مجھے یہ زندگی...... میں مرجانا چاہتی ہوں۔" انتہائی دیوانگی کے عالم میں بولتی وہ لان کے ایک سائیڈ میں بنے سوئمنگ پول کی جانب تیزی سے لپکی اور غڑاپ سے اندر کود گئی۔ شہزین اسے پول میں گرتا دیکھ کر انتہائی بدحواس ہوگئی۔

"ماہ...... نور" وہ بے ساختہ اسے بچانے کی غرض سے خود بھی کود گئی، ماہ نور پول کی سائیڈ پر گری تھی جہاں پانی صرف دو فٹ تھا، شہزین کو ڈوبتا دیکھ کر ہوش میں آ گئی تھی اور زور زور سے

چلانے لگی۔ تیمور چیخوں کی آواز سن کر ایک لحہ بھی ضائع کیے بھاگتا ہوا اپنے کمرے سے نکلا اور ماہ نور کی نشاندہی پر فوراً پول میں کودا اور سرعت سے شہزین کو باہر نکال لیا۔

"شہزین...... شہزین آنکھیں کھولو۔" پول کے اطراف میں بنے ٹائیلو کے فرش پر لٹا کر تیمور اس کے گال زور زور سے تھپتھپا رہا تھا۔

"تیمور اس کی نبض چیک کرو دیکھو سانس ٹھیک سے آ رہا ہے؟" ماہ نور پریشانی سے بولی تو تیمور نے جلدی سے اس کی نبض ٹٹولی جو بہت دھیمی چل رہی تھی پھر تیمور نے اس کے پیٹ پر بوجھ ڈال کر پانی نکالا اور بنا سوچے سمجھے مصنوعی تنفس دے ڈالا جس کی بدولت شہزین نے ایک ہچکی لی اور دوسرے ہی پل اس کا تنفس ہموار ہوگیا۔ تیمور نے اطمینان کی گہری سانس خارج کی تو ماہ نور نے اس کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ دھرا، تیمور نے رخ موڑ کر اس کی جانب دیکھا اور ماہ نور کی آنکھوں کی تحریر پڑھ کر دھیرے سے مسکرا دیا۔ ماہ نور نے اس پل تیمور اور شہزین کے رشتے کی سچائی کو قبول کرلیا تھا۔

وہ گہری نیند سے جیسے ہڑبڑا کر اٹھی تھی چند ثانیے تو اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے مگر جب آہستہ آہستہ شعور بیدار ہوا تو سب سے پہلا خیال اسے ماہ نور کا آیا اپنے وجود پر پڑے کمبل کو اس نے جلدی سے ہٹایا اور اٹھنا ہی چاہتی تھی کہ تیمور حیات کی آواز نے اسے گویا ساکت کردیا۔

"لیٹی رہو ماہ نور ٹھیک ہے اور اس وقت آرام کر رہی ہے۔" بالکل سامنے ہی ایزی چیئر پر وہ رف سے حلیے میں ڈھیلے ڈھالے انداز میں بیٹھا تھا بے ساختہ شہزین نے ایک اطمینان بھری سانس لی پھر معاً کوئی خیال آیا تو اس نے اپنے وجود پر نظر ڈالی۔

"میرے کپڑے کس نے چینج کیے، میں نے تو یہ نہیں پہنے ہوئے تھے۔" وہ گھبرا کر بولی۔

"ڈونٹ وری تمہارا ڈریس میں نے نہیں چینج کیا البتہ پول سے میں نے ہی تم کو نکالا تھا ورنہ تم نے تو دنیا سے جانے کا پروگرام بنالیا تھا۔" وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا تو شہزین اپنی جگہ خفیف سی ہوگئی، وہ ابھی اٹھنے کا ارادہ ہی کر رہی تھی کہ ایک بار پھر تیمور کی آواز گونجی۔

"آرام سے یہاں لیٹی رہو مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں بھلا آپ سے کیوں ڈرنے لگی آپ کوئی بھوت ہیں کیا...... ہاں بھوت سے کم نہیں۔" آخری جملہ وہ سرگوشی میں بولی تھی مگر تیمور نے بخوبی سن لیا تھا۔

"اچھا تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگتا۔" یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کر اس کے بیڈ کے قریب آیا۔

"آپ پلیز یا تو مجھے یہاں سے جانے دیں یا پھر خود چلیں جائیں۔ ماہ نور کیا سوچے گی ہمارے بارے میں۔" وہ فوراً گھبرا کر بولی تو چند ثانیے اسے خاموشی سے بغور دیکھنے کے بعد تیمور حیات آہستگی سے گویا ہوا۔

"وہ جانتی ہے ہمارے رشتے کے بارے میں۔"

"کیا...... کیا جانتی ہے وہ......؟" اس نے حیرت سے تیمور کو دیکھا۔

"یہی کہ تم میرے نکاح میں ہو۔" تیمور کی بات پر بے ساختہ وہ گہری سانس کھینچ کر رہ گئی۔

"آپ اس سے محبت کرتے ہیں نا؟ اور شاید اب وہ بھی......" شہزین سر جھکا کر قدرے توقف کے بعد بول کر خود ہی خاموش ہوگئی۔ ماہ نور کے پول میں کودنے کی وجہ اسے سمجھ میں آ گئی تھی۔ تیمور نے اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا۔

"یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں مجھے ماہ نور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں تھا جب اس نے مجھ پر عدیل کو فوقیت دی تو میں واقعی ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔ مجھے ہر صورت میں ماہ نور کی خوشی عزیز تھی، عدیل مجھے کبھی اچھا نہیں لگا اس کی نگاہیں مجھے ہمیشہ پرفریب لگیں، مگر ماہ نور میری کوئی بھی بات سننے کو آمادہ نہیں تھی، مجبوراً میں نے اسے عدیل کے سنگ رخصت کردیا مگر بروقت مجھے اطلاع ملی کہ ماہ نور کسی بڑی مصیبت میں ہے وہ عدیل کی حقیقت کھل جانے کے بعد مجھ سے اتنی شرمندہ اور نادم ہوئی کہ مجھ سے لاکھ رابطہ کرنے کے باوجود اس نے مجھ سے ملنے یا بات کرنے کی کوشش نہیں کی، مگر جب عدیل نے اسے اپنے دوست......" اتنا کہہ کر وہ خاموش ہوگیا پھر آہستگی سے گویا ہوا۔

"ماہ نور نے اپنی سہیلی کے توسط سے مجھ سے رابطہ کیا اور میں اسے یہاں لے آیا۔ عدیل سے تو میں اچھی طرح نمٹنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر قدرت نے اس سے خود ہی انتقام لے لیا۔" تیمور اپنی بات مکمل کر کے کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا شہزین نے رخ موڑ کر اس کی جانب دیکھا پھر مضبوط لہجے میں بولی۔

"آپ ماہ نور کو اپنالیں قدرت نے آپ کو ایک اور موقع دیا ہے آپ اپنے دل کو کشادہ کر کے اسے قبول کرلیں۔ مجھے یقین ہے کہ ماہ نور آپ کی سنگت میں اپنی پچھلی تکلیف دہ زندگی کو بالکل بھول جائے گی اور آپ بھی مکمل ہوجائیں گے۔"

"تمہیں یہ کیسے یقین ہے کہ میں مکمل ہوجاؤں گا ایسا کیا ادھورہ پن تم نے میری ذات میں دیکھا۔" تیمور کی سنجیدہ آواز ابھری، پشت ہونے کی وجہ سے وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ نہیں سکی۔

"آپ کی ادھوری محبت نے آپ کی ذات میں ایک خلاء سا پیدا کردیا ہے جب ماہ نور آپ کی زندگی میں شامل ہوجائے گی تو یہ خلاء خودبخود پر ہوجائے گا۔" نجانے کیوں یہ سب کہتے ہوئے اس کے دل کی کیفیت بہت عجیب سی ہو رہی تھی، ایک نامعلوم سی اداسی اس کے رگ و پے میں سرائیت کر رہی تھی، یہ تو اول روز سے طے تھا کہ بچھڑنا مقدر ہے پھر یہ اضطراب یہ بے چینی کیوں؟

"اور تم...... تم کیا کرو گی؟ دوسری شادی کا انتظار کرو گی؟" شہزین سمجھ نہیں سکی کہ وہ مذاق کر رہا ہے یا پھر سنجیدہ ہے البتہ تیمور کی بات اسے ناگوار لگی۔

"آپ کو اس سے کیا...... کہ میں دوسری شادی کروں یا نا کروں۔" وہ تڑخ کر بولی تو تیمور مسکراتے ہوئے اس کی جانب رخ موڑ کر گویا ہوا۔

وہ عید ہی کیا؟

وہ عید ہی کیا
جب تم پاس نہیں
نہ مہندی کی مہک
نہ چوڑی کی کھنک
وہ عید ہی کیا
جب تم پاس نہیں
نہ بندیا کی دمک
نہ گجروں کی مہک
وہ عید ہی کیا
جب تم پاس نہیں!

دلکش مریم...... چنیوٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

''سنا ہے تمہیں شادی کا بہت شوق تھا۔''

''آپ کو کس نے بتایا؟'' وہ حیرت سے بولی پھر معا اسے یاد آیا کہ وہ اس بات کا تذکرہ ماہ نور سے کرچکی ہے پھر سٹپٹا کر گویا ہوئی۔

''ماہ نور نے آپ کو کیا کیا بتایا ہے؟'' تیمور بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا تو وہ اس کے قہقہے کی دلکشی میں کھوسی گئی اسی اثناء میں وہ اس کے پہلو میں آ کر بیٹھ چکا تھا۔ شہزرین نے چونک کر دیکھا اور اس کے اٹھنے کا ارادہ بھانپ کر بہت ہی خاص لہجے میں بولا۔

''تھوڑی دیر بیٹھو نا' کل میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں گا۔'' یہ خبر سن کر شہزرین عجیب سے احساسات میں گھری بیٹھی رہ گئی' نجانے کیوں اپنی رہائی کی خبر اسے خوش نہیں کرسکی۔ شہزرین نے خاموش نگاہوں سے اپنے صیاد کو دیکھا جو اسے اپنی قید سے رہا کررہا تھا۔

''تم مجھے بہت برا انسان سمجھتی ہوگی نا! مگر میں واقعی تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم ماہ نور کو دوبارہ زندگی کی جانب لے آئیں' کیونکہ یہ میرے بس کی بات نہیں تھی' وہ مجھ سے بہت شرمندہ تھی میرا سامنا کرنے تک کی روادار نہیں تھی۔ تم نے واقعی میرا سب سے بڑا کام کردیا ہے' بولو کچھ چاہیے مجھ سے۔'' آخر میں تیمور حیات مسکراتے ہوئے اس سے استفسار کررہا تھا' تو نجانے کیوں خود بخود تلخی اس کے لہجے میں در آئی۔

''کیا دے سکتے ہیں آپ مجھے......؟''

''مانگ کر تو دیکھو! جان بھی مانگوگی تو مایوس نہیں کروں گا۔'' وہ اپنے خاص لہجے میں بولا کہ یکدم شہزرین کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

''آپ کی جان ماہ نور کے لیے بہت قیمتی ہے اور ماہ نور مجھے بہت عزیز ہوگئی ہے۔'' وہ خود پر بمشکل قابو پا کر ہموار لہجے میں بولی۔

''اچھا اور تمہارے لیے...... کیا تمہارے لیے میری جان قیمتی نہیں ہے۔'' وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تو شہزرین بری طرح سے ڈھے گئی۔

''آ...... آپ میری بے بسی سے لطف اٹھانا چاہ رہے ہیں نا آپ یہ سننا چاہتے ہیں نا کہ میں آپ سے کہوں کہ مجھے آپ سے محبت ہوگئی ہے اور یہ سن کر آپ کی گردن غرور سے کچھ اور تن جائے تو سن لیجیے مسٹر تیمور حیات میں آپ سے......'' بولتے بولتے وہ یکدم رکی پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا کر رونے لگی تو انتہائی نرمی سے تیمور نے اسے خود سے لگالیا اور پھر شہزرین کو کچھ یاد نہیں رہا صرف یہ احساس غالب رہا کہ وہ تیمور حیات سے بے پناہ محبت کرتی ہے۔

ماہ نور نے اسے بہت محبت سے رخصت کیا تھا' تیمور حیات نے انتہائی بیش قیمت تحفے اس کے والدین کے لیے خریدے تھے' وہ اس کے ہمراہ گھر بھی آیا اور ڈنر کرکے وہ جانے لگا تو شہزرین نے بڑی آہستگی سے کہا تھا۔

''ماہ نور اور اپنی شادی میں مجھے ضرور بلایئے گا۔'' یہ کہہ کر وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی تھی جب کہ تیمور حیات کافی دیر خاموش ساوہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوچکا تھا' شہزرین نے اپنی تمام توجہ عبادات میں لگادی تھی' ماہ نور کا اکثر فون آتا تھا مگر اس دشمن جان نے ایک بار بھی اسے فون نہیں کیا تھا' ماہ نور بھی تیمور کا کوئی تذکرہ نہیں کرتی تھی اور خود سے اس کی بابت پوچھنا اس کی انا کو گوارہ نہیں تھا' ادھر حوریہ کو اس کے کیے کی سزا قدرت کی طرف سے مل گئی تھی۔ عاصم کمال نے حوریہ سے زیادہ حسین اور کم عمر لڑکی سے دوسری شادی کرلی تھی کیونکہ اسے اپنے لیے وارث چاہیے تھا جواب تک حوریہ اسے دے نہیں سکی تھی' وہ گو کہ عاصم کمال کی شاندار کوٹھی میں رہ رہی تھی مگر اس کی سوتن انتہائی طمطراق سے وہاں ملکہ عالیہ بنی حکم چلاتی تھی۔ اس نے انتہائی رو رو کر شہزرین سے معافی مانگی تھی اور شہزرین نے اسے معاف بھی کردیا تھا جو کچھ بھی تھا حوریہ اس کی سگی بہن تھی۔ وہ اب بھی اپنی بہن کے لیے نرم گوشہ اپنے دل میں رکھتی تھی۔

رمضان کا دوسرا عشرہ گزر چکا تھا۔ شہزرین کچھ دنوں سے انتہائی ڈل ہورہی تھی۔ پہلے تو وہ سمجھی کہ شاید روزے رکھ کر اسے کچھ کمزوری محسوس ہورہی ہے کیونکہ وہ افطاری اور سحری بھی ٹھیک سے نہیں کررہی تھی مگر اچانک ایک عجیب سے احساس نے اسے خوش ہونے کے ساتھ ساتھ ڈھیر سارا اداس بھی کردیا' امی کے ساتھ جا کر وہ لیڈی ڈاکٹر سے تصدیق بھی کرآئی تھی۔ امی بابا دونوں اس خبر سے بے حد خوش تھے۔ شہزرین نے انہیں تیمور حیات کے متعلق بتا رکھا تھا کہ وہ بزنس کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا ہے لہٰذا وہ تیمور حیات کی طویل غیر حاضری پر فکر مند نہیں تھے۔ ماہ نور سے یہ خبر اس نے شیئر نہیں کی تھی حالانکہ وہ اس کی بہت اچھی دوست بن گئی تھی مگر وہ اس کے دل کی سچیئر بھی تو تھی۔

......☆☆☆......

انتیسویں روزے کے اختتام کے ساتھ ہی عید کے چاند کا اعلان ہوگیا تھا۔ ہر طرف چاند رات کی مخصوص گہما گہمی تھی' ماموں بابی اور ماریہ تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں سے گئے تھے اور ماریہ کی منگنی کا بلاوا بھی دے گئے تھے جو عید کے تیسرے روز طے پائی تھی۔ شہزرین نے ماریہ کو دل بھر کر چھیڑا تھا جواب شادی کے لیے دل و جان سے راضی تھی جواباً ماریہ نے شہزرین کے سامنے تیمور کا تذکرہ نکالا تو باوجود چاہنے کے وہ اسے اپنے اور تیمور کے رشتے کی حقیقت بتا نہیں پائی تھی۔ وہ اس پل ماریہ کو اپنی طرف سے کوئی دکھ اور پریشانی نہیں دینا چاہتی تھی' جو اپنی منگنی کی وجہ سے بہت خوش دکھائی دے رہی تھی۔

شہزرین نامعلوم سی تھکن محسوس کرکے کمرے میں جا کر لیٹنے کا ارادہ ہی کررہی تھی کہ جب ہی ماہ نور کے ہمراہ وہ بھی چلا آیا تھا۔ ماہ نور نے انتہائی گرمجوشی سے اسے گلے لگا کر چاند کی مبارک باد دی جو ریڈ کلر کے ٹراؤزر سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔ شہزرین نے تیمور کو یکسر نظر انداز کردیا تھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔

''ارے شہزرین تمہاری صحت تو ٹھیک ہے نا' تمہارا چہرہ اتنا پیلا کیوں ہورہا ہے۔'' ماہ نور کے استفسار پر شہزرین کچھ گڑبڑا سی گئی۔

''نہ...... نہیں تو میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔'' وہ جلدی سے بولی فیروزی رنگ کے کاٹن کے ملگجے سے سوٹ میں وہ اس پل بہت شکستہ و مضمحل سی لگی۔

''یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تم نے اپنا چلو یہ ڈریس فوراً پہن کر آؤ۔'' بولتے بولتے تیمور نے اپنے ساتھ لائے بیگز میں سے ایک اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو ماہ نور کے سامنے نا چاہتے ہوئے بھی اس نے بیگ تھام لیا۔

''شہزرین مجھے تمہارے امی اور بابا سے ملنے کا بے حد شوق ہے کہاں ہیں وہ؟'' ماہ نور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

''وہ پچھلے صحن میں بیٹھے ہیں میں انہیں بلا کر لاتی ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے اس نے قدم بڑھایا ہی تھا کہ یکدم ماہ نور نے اسے روک لیا۔

''تم جا کر چینج کرلو میں خود ان سے مل کر آتی ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ یہ جا وہ جا جبکہ شہزرین نے رخ موڑ کر انتہائی چڑ کر تیمور حیات کو دیکھا اور زور سے بیگ میز پر پٹخ دیا۔

''آپ کی اس عنایت کا بہت بہت شکریہ۔''

''اینی پرابلم شہزرین تمہیں اتنا غصہ کس بات پر آرہا ہے۔'' وہ انجان بن کر استفسار کرتا اسے سخت زہر لگا۔ شہزرین نے دو تین گہری گہری سانسیں لے کر اپنے آپ کو سنبھالا۔

''مجھے کیوں غصہ آنے لگا آپ غالباً مجھے آزاد کرنے آئے ہیں نا...... مگر مسٹر تیمور حیات فی الحال آپ ایسا نہیں کرسکتے کیونکہ میں......'' طیش کے عالم میں وہ نجانے کیا کیا بولنے جارہی تھی اچانک ہوش آنے پر اس نے انتہائی سرعت سے اپنی زبان کو روکا تھا۔

''کیا......؟ تم کیا کہنا چاہ رہی ہو شہزرین۔'' تیمور بغور اس کو دیکھتے ہوئے بولا تو بے تحاشا شرم کے ساتھ ساتھ اسے رونا بھی آگیا۔

''کچھ نہیں کہنا مجھے آپ سے' ہمیشہ میں ہی آپ سے کیوں کہوں ہمیشہ میں ہی کیوں بے بس ہوجاؤں۔'' وہ گلوگیر لہجے میں بولی پھر ماہ نور کو امی بابا کے ہمراہ آتے دیکھ کر سرعت سے خود کو سنبھالا۔

''ارے تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو۔ چلو آؤ میں تمہیں تیار کرتی ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ اسے کمرے میں لے آئی' اس کے ننانہ کرنے کے باوجود اسے بھرپور انداز میں سجا سنوار کر ہی ماہ نور نے دم لیا۔ ڈارک پرپل پر سلور رنگ کے نفیس سے کام والے سوٹ میں شہزرین بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

''شہزرین میں کل رات کی فلائٹ سے نیویارک جارہی ہوں۔'' وہ اسے چوڑیاں پہناتے ہوئے مگن سے انداز میں بولی تو شہزرین نے اسے چونک کر دیکھا۔

''وہاں کی یونیورسٹی میں تیمور نے میرا ایڈمیشن کرادیا ہے میں دوبارہ اپنی پڑھائی اسٹارٹ کررہی ہوں۔ میرے لیے دعا کروگی نا۔'' وہ اس کا ہاتھ تھام کر مسکرا کر گویا ہوئی۔

''مگر ماہ نور......!''

''مجھے تیمور نے تم دونوں کے رشتے کے بارے میں سب کچھ بتادیا ہے' جانتی ہو شہزرین! تیمور نے تمہیں میرے قریب کیوں بھیجا تھا......؟'' ماہ نور کی بات پر اس نے ناسمجھی والے انداز میں اسے دیکھا۔

''کیونکہ تم بالکل میرے جیسی ہو' تمہاری باتیں' تمہارے انداز' تمہاری عادتیں بالکل میری طرح ہیں' میں تمہارا یہ احسان

WWW.PAKSOCIETY.COM

زندگی بھر یاد رکھوں گی کہ تم مجھے واپس زندگی کی جانب لے آئیں، چار ماہ تم نے مجھ پر سخت محنت کی ہے۔" ماہ نور کی بات پر شہزرین نے انتہائی مضبوطی سے اس کے ہاتھوں کو تھاما۔

"تیمور صرف تمہارا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسے تم سے جدا نہیں کرسکتی اور ہاں...... مجھے خالہ جانی بنانے کا شکریہ۔" آخر میں وہ شرارت سے بولی تو شہزرین شرم و شرمندگی کے مارے کٹ کر رہ گئی۔

"وہ...... دراصل......"

"کچھ کہنے کی ضرورت نہیں شہزرین میں تمہاری کیفیت سمجھ سکتی ہوں۔" وہ نرمی سے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولی، اسی دم دستک دے کر تیمور حیات کمرے میں داخل ہوا۔

"بھئی اپنی مسز کا موڈ ٹھیک کر کے جلدی سے باہر آؤ تاکہ ہم تمہارے ساتھ مہندی لگوانے جاسکیں۔" یہ کہہ کر ماہ نور وہاں سے چلی گئی تو تیمور اس کے قریب ہوا۔ جبکہ شہزرین نے خفگی سے رخ دوسری جانب موڑ لیا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے بے حد ناراض ہو اور بدگمان بھی۔ یہ سچ ہے کہ تم ماہ نور کا عکس ہو مگر میں نے تمہارے اندر کبھی اس کی شبیہہ ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی جب پہلی بار فلاور شاپ میں تمہیں دیکھا تو تم مجھے کافی خاص لگیں، ایک عجیب سی کشش میں نے تمہارے اندر محسوس کی۔" وہ نہایت اپنائیت سے اسے سچائی سے آگاہ کررہا تھا۔ شہزرین رخ اس کی جانب موڑ کر بغور اسے سننے لگی۔

"یہ درست ہے کہ ماہ نور کے ٹھکرانے کے بعد میری عورت ذات سے دلچسپی ختم ہوگئی تھی کیونکہ ہمیشہ میرے ذہن میں لائف پارٹنر کے روپ میں ماہ نور کی شبیہہ رہی مگر جب تم میری بیوی بن کر میرے پاس میرے کمرے میں آئیں تو ماہ نور کی پرچھائی جیسے دور بہت دور ہوتی چلی گئی، میں نے صرف تمہیں ڈرانے دھمکانے کے لیے یہ کہا تھا کہ میں تمہیں دل بھر جانے کے بعد چھوڑ دوں گا، ورنہ تمہاری تصویر دیکھ کر ہی میں نے پورے خلوص سے تمہیں اپنانے کا ارادہ کرلیا تھا اور شادی کو خفیہ رکھنے کی وجہ صرف ماہ نور کی بیماری تھی ممکن تھا کہ یہ سن کر اس کے ذہن کو دھچکا پہنچتا۔" وہ اس کے کانوں میں امرت گھول رہا تھا۔ شہزرین گویا خود کو پھول کی مانند ہلکا اور مہکتا ہوا محسوس کررہی تھی۔

"اگر آپ مجھے ڈرانے دھمکانے کے بجائے سیدھے سبھاؤ ماہ نور کے متعلق بتادیتے تو میں تب بھی آپ کی مدد ضرور کرتی۔" شہزرین نرمی سے بولی تو تیمور اثبات میں سر ہلا کر گویا ہوا۔

"ہاں تم واقعی بنا کسی لالچ اور ڈیل کے ماہ نور کی مدد کرتیں مگر اس بات کا اندازہ مجھے اس وقت نہیں ہوا تھا۔"

"آ...... آپ ماہ نور سے شادی نہیں کررہے؟" دل میں چبھی پھانس کو اس نے زبان دی تو تیمور بے ساختہ مسکرادیا۔

"ہم دونوں ہی ایک دوسرے سے شادی نہیں کرنا چاہتے ماہ نور میری اچھی دوست ہے وہ پہلے میری پسند ضرور تھی مگر تم میری محبت ہو۔" وہ اتنے دلنشین انداز میں بولا کہ شہزرین کو لگا جیسے اس کا دل دھڑکنا بھول گیا ہو۔

"آ...... آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ پورے ایک ماہ میری پلٹ کر خبر بھی نہیں لی۔" وہ شکوہ کناں لہجے میں بولی تو تیمور نے بے ساختہ اسے بانہوں میں بھرلیا۔

"اپنی جان کے لیے خود اپنے ہاتھوں سے ہمارا آشیانہ سجا رہا تھا اور بزنس کی مصروفیات کو جلدی جلدی نمٹا رہا تھا تاکہ آرام سے اپنی جان کے ساتھ بہت سا وقت گزار سکوں اور پھر تھوڑا سا تنگ بھی کررہا تھا۔"

"کیوں تنگ کیوں...... میں نے کیا کیا تھا آپ کے ساتھ؟" وہ ناراضی سے اس کی بانہوں سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی جسے تیمور نے ناکام بنادیا۔

"مجھے اتنا برا آدمی جو سمجھ لیا تھا۔" وہ منہ لٹکا کر بولا تو وہ دھیرے سے مسکرادی۔

"اور پھر اپنے جذبوں کا اظہار ان خاص لمحوں میں کرنا چاہتا تھا، تیمور حیات مکمل تمہارا ہے اور اب تو ہم دونوں ممی پاپا بھی بننے والے ہیں۔" آخری جملہ وہ کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو شہزرین نے ایک جھٹکے سے الگ ہوکر اسے حیرت سے دیکھا۔

"آپ دونوں کو کیسے معلوم ہوا۔" اسے اچانک یاد آیا کہ ماہ نور نے بھی اس سے تذکرہ کیا تھا۔

"ابھی راستے میں ماریہ کا فون آیا تھا، چاند کی مبارک باد کے ساتھ ساتھ مجھے ڈیڈی بننے کی بھی مبارک باد دے رہی تھی۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تو شہزرین بے تحاشا شرما کر اس کے سینے میں سر چھپاگئی۔ اس کا ویران شہرِ دل اب آباد ہوچلا تھا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش
یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے
ہم خاص کیوں ہیں:-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رزیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
Online Library For Pakistan
Like us on Facebook
fb.com/paksociety
twitter.com/paksociety1